پاکیزگی نصفِ ایمان ہے

آدابِ بیت الخلاء

(حصہ اوّل)

تالیف
خادمِ دینِ اسلام
مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے)
مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

ملنے کا پتا
جامع مسجد نگینہ 977-A بلاک B-III گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور
042-36880027-28,0300-4274936

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	: ''پاکیزگی نصف ایمان ہے''
مؤلف	: منیر احمد یوسفی (ایم-اے)
	مدیر اعلیٰ: ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور
پروگرامنگ	: محمد عثمان علی یوسفی
کمپوزر	: حافظ محمد عظیم یوسفی' محمد زبیر بٹ یوسفی
کمپوزنگ سینٹر	: ابوبکر کمپیوٹر سینٹر، چائنہ سکیم، لاہور۔042-36880028
پروف ریڈرز	: مفتی علامہ حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی' مفتی علامہ حافظ محمد رضوان انور یوسفی' علامہ مولانا محمد ظفر اقبال یوسفی۔
(بارِ اول)	: رجب المرجب ۱۴۲۶ھ (۳۰۰۰)
(بارِ دوم)	: شوال المکرم ۱۴۳۲ھ (۳۰۰۰)
(بارِ سوم)	: شوال المکرم ۱۴۳۵ھ (۳۰۰۰)
(بارِ چہارم)	: رجب المرجب ۱۴۳۶ھ (۳۰۰۰)
ہدیہ	: ۸۰/- روپے
ناشرین	: صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (M.C.S)
	مفتی علامہ حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی زمزمی
	صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

ویب سائٹ ایڈریس: http://www.seedharastah.com

ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۔	سرورق۔	۱
۲۔	جملہ حقوق۔	۲
۳۔	فہرست مضامین۔	۳
۴۔	بفیضانِ نظر۔	۵
۵۔	اِنتساب۔	۶
۶۔	تقدیم۔	۷
۷۔	پیشِ لفظ۔	۹
۸۔	آدابِ بیت الخلاء۔	۱۳
۹۔	واقعہ۔	۱۴
۱۰۔	بیت الخلاء میں داخل ہونے کا مسنون طریقہ۔	۱۵
۱۱۔	بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے اَنگوٹھی اُتارنا۔	۱۹
۱۲۔	واقعہ۔	۱۹
۱۳۔	پیشاب یا پاخانہ کے لئے ستر کب کھولیں؟	۲۰
۱۴۔	بیٹھ کر بول و براز کرنا۔	۲۰
۱۵۔	یہودیوں کا اِعتراض اور جواب۔	۲۱
۱۶۔	بول و براز کرتے وقت قبلہ شریف کا اِحترام۔	۲۲
۱۷۔	قبلہ رو بیٹھ کر پیشاب نہ کرنا۔	۲۳
۱۸۔	قبلہ شریف کی طرف تھوکنے والے اِمام کو اِمامت سے روک دیا گیا۔	۲۴
۱۹۔	زمین کے سوراخ میں پیشاب نہیں کرنا چاہئے۔	۲۵
۲۰۔	واقعہ۔غسل خانے میں پیشاب کرنے کی ممانعت۔	۲۵
۲۱۔	پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا۔	۲۶
۲۲۔	راستہ اور سایہ کی جگہ پر بول و براز نہ کرنا۔	۲۸

۲۳۔	راستے میں پیشاب کرنا۔	۲۸
۲۴۔	سایہ کی جگہ پیشاب کرنے کی ممانعت۔	۲۸
۲۵۔	دو آدمی ایک دوسرے کے سامنے ستر نہ کھولیں۔	۲۹
۲۶۔	بڑھاپے اور سردی میں کیا کرے؟ دایاں اور بایاں ہاتھ۔	۲۹
۲۷۔	دائیں ہاتھ سے اِستنجا کرنے کی ممانعت۔	۳۰
۲۸۔	بائیں ہاتھ سے اِستنجا کرنا۔	۳۰
۲۹۔	امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا واقعہ۔	۳۱
۳۰۔	جنات کی گزارش۔	۳۱
۳۱۔	کوئلہ سے اِستنجا کرنے کی ممانعت۔	۳۲
۳۲۔	ہڈی اور گوبر سے اِستنجا کرنے کی ممانعت۔	۳۲
۳۳۔	میانی پر پانی چھڑکنا۔	۳۳
۳۴۔	بیت الخلاء سے باہر نکلنے کا مسنون طریقہ اور دُعا۔	۳۴
۳۵۔	نرم جگہ پیشاب کرنا۔ تین لعنتی چیزوں سے بچو۔	۳۵
۳۶۔	شیطان کی شرارتوں سے بچنا چاہئے۔ گوبر پلید ہے۔	۳۶
۳۷۔	مسئلہ تین ڈھیلوں کا۔	۳۷
۳۸۔	کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت۔	۳۸
۳۹۔	ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے۔	۳۸
۴۰۔	پیشاب کرنے والے کو سلام کرنا منع ہے۔	۳۸
۴۱۔	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیزاری۔	۴۰
۴۲۔	ہڈی سے اِستنجا نہ کرنے کی وجوہات۔	۴۱
۴۳۔	بزرگوں کے لئے طہارت کے واسطے پانی رکھنا۔	۴۱
۴۴۔	اِستنجا کرنے کے بعد صابن سے ہاتھ دھونا۔	۴۳
۴۵۔	اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیارے لوگ۔	۴۴
۴۶۔	مسائل اور اَحکام۔	۴۵

بفیضانِ نظر

قُطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت،
نیّرِ اوجِ شرافت، مصرِ محبت، زبدۃ العارفین،
پیکرِ صدق وصفا، عاشقِ مصطفےٰ، فنافی الرسول،
نائبِ غوث الثقلین، پروانۂ توحید ورسالت،
منظورِ نظرِ داتا گنج بخش، امینِ علم لدُنی،

حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ

نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مرکزِ انوار وتجلیات

آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف چک نمبر ۷۶ گ۔ب
تحصیل سمندری، ضلع فیصل آباد

اِنتساب

بندۂ ناچیز اپنی اِس تالیف کواُن پاکیزہ لوگوں کے نام منسوب کرتا ہے۔ جنہوں نے نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کے دامنِ پاک سے وابستگی حاصل کرکے آپ ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے بارگاہِ رب ذوالجلال والاکرام میں شانِ محبوبیت حاصل کی اور ربّ ذوالجلال والاکرام نے اُن کی شان میں فرمایا: رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ ۝ (التوبہ:۱۰۸) "(اُس مسجدِ قبا میں ایسے) لوگ ہیں جوخوب پاک ہونا پسند کرتے ہیں اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) ستھروں کو پسند فرماتا ہے"۔علاوہ ازیں بندۂ ناچیز روحانیت کے عظیم رہنما حضرت سیّدنا حاتم اصم علیہ الرحمہ کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کرتا ہے جن کی جناب میں حضرت مخدوم سیّدنا علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کشف المحجوب میں اپنی محبتوں کے نذرانے پیش کرتے ہیں۔

نیاز آگین

منیر احمد یوسفی عفی عنہ

تقدیم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ یہ حیاتِ اِنسانی کے تمام پہلوؤں کا اِحاطہ کرتا ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں اِنسان کی واضح طور پر رہنمائی کرتا ہے۔ اِسلام کی بنیاد پانچ اَرکان یعنی توحید و رسالت، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج پر ہے۔ یہ سب اِس بات کے متقضی ہیں کہ اِنسان ذہنی، قلبی، جسمانی، فکری اور مالی لحاظ سے پاکیزہ اور ستھرا ہو۔ اِسلام اور طہارت لازم و ملزوم ہیں۔ اِسلام نے طہارت اور پاکیزگی کو بہت اَہمیت دی ہے۔ اِس کا اَندازہ اِس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ نے فرمایا ہے: **اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ** ''یعنی پاکیزگی نصف ایمان ہے''۔

آج مغربی تہذیب سے متاثر مسلم معاشرہ پاکیزگی اور طہارت کی اَہمیت سے بے خبر ہوتا جا رہا ہے۔ غیر مسلموں کی طرح کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو معیوب نہیں سمجھا جاتا۔ طہارت اور پاکیزگی کو ظاہری بناؤ سنگار تک ہی محدود خیال کیا جاتا ہے۔ اَکثر لوگ طہارت کے روحانی اور اِیمانی تصور سے بے خبر ہیں۔ بیت الخلاء میں کموڈ اور سیٹ لگاتے وقت کعبہ شریف کی سمت نہیں دیکھی جاتی جبکہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے بول و براز کرتے وقت بیت اللہ شریف کی طرف منہ اور پشت کرنے کی سخت ممانعت فرمائی ہے۔ نادانستہ طور پر کعبۃ اللہ شریف کی طرف تھوکنے والے ایک صاحب کو اِمامت کے منصب سے ہٹا دیا گیا تھا کہ اُس کے اُس عمل سے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہُ الکریم اور حضور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کو تکلیف ہوئی تھی۔ ذرا سوچیں کہ اگر محض نادانستہ طور پر کعبۃ اللہ شریف کی

طرف تھوکنے سے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم اور اُس کے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو تکلیف پہنچتی ہے تو کیا قبلہ شریف کی طرف منہ کرکے بول و براز کرنے سے تکلیف نہیں ہوتی ہوگی؟

قبلہ محترم پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت علامہ منیر احمد یوسفی دامت برکاتہم العالیہ جن کا قلب و ذہن عشق و محبتِ رسولِ مقبول ﷺ سے ہر وقت سرشار رہتا ہے۔ جن کی عملی زندگی اُسوۂ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ اور احکام الٰہی کے عین مطابق گذر رہی ہے اور جنہوں نے تبلیغِ دینِ مصطفےٰ ﷺ کو اپنا مقصدِ حیات بنا رکھا ہے، نے نہایت تحقیق اور عرق ریزی سے قرآنِ مجید وحدیثِ مبارکہ کی روشنی میں **پاکیزگی نصف ایمان ہے** کے عنوان سے زیرِ نظر کتاب تالیف فرمائی ہے تاکہ ہم لوگ اپنی ظاہری اور باطنی اِصلاح کے لئے پاکیزگی اور طہارت کا اِہتمام کرکے دین و دُنیا کے ثمرات سے مستفید ہوسکیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں دُعا ہے کہ وہ قبلہ محترم کی دِلی خواہش اور اِس گرانقدر کاوش کو شرفِ قبولیت بخشے اور لوگوں کی ہدایت وراہنمائی کا ذریعہ بنائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم حضرت علامہ صاحب کے درجات کو بلند فرمائے، آپ کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے اور آپ کو صحت والی زندگی نصیب فرمائے اور آپ کے اِشاعتِ دینِ اِسلام کے جذبہ میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین!

بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم۔

خیر اندیش

رشید احمد جنجوعہ عفی عنہ

پیش لفظ

”اور پاک رہنے والوں سے اللہ (ﷻ) محبت فرماتا ہے“۔

طہارت کے معنی ہیں، گندگی اور ناپاکی دُور کرنا۔ طہارت دو قسم کی ہے۔ ایک ظاہری اور دوسری باطنی یا یوں سمجھئے ایک جسمانی طہارت اور دوسری روحانی طہارت۔ ظاہری یعنی جسمانی طہارت پانی سے حاصل کی جاتی ہے اور باطنی طہارت یعنی روحانی طہارت توبہ سے۔ ایک شیخ حضرت عاصم بن یوسف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حاتم اصم علیہ الرحمہ سے پوچھا کہ آپ نماز کس طرح ادا فرماتے ہیں؟ فرمایا: جب نماز کا وقت آتا ہے تو میں دو قسم کا وضو کرتا ہوں، ایک ظاہری اور دوسرا باطنی۔ ظاہری وضو پانی سے اور باطنی توبہ سے۔ پھر میں مسجد میں جاتا ہوں تو خانہ کعبہ مکرمہ میرے سامنے ہوتا ہے اور مقام ابراہیم علیہ السلام دونوں ابروؤں کے درمیان اور دائیں بازو پر بہشت خیال کرتا ہوں اور بائیں پر دوزخ۔ پھر پل صراط زیرِ قدم لاتا ہوں اور ملک الموت کو اپنے پیچھے تصور کرتا ہوں۔ پھر تکبیر بالتعظیم کہتا ہوں اور باادب قیام کرتا ہوں اور قرأت خوف کی حالت میں اور رکوع بالتواضع اور سجود بالتضرع اور جلسہ حلم اور وقار سے اور سلام شکر کے ساتھ۔ و باللہ التوفیق۔ [1]

کشف المحجوب شریف میں حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ طہارت کے باب میں لکھتے ہیں ”بی طہارت بدن، نماز درست نیاید بی طہارتِ دِل معرفت درست نیاید“ [2] ”جسم کی طہارت کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور باطنی طہارت کے بغیر معرفت حاصل نہیں ہوتی“۔ پاکیزگی کی تعریف کرتے ہوئے رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا ہے: اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ [3] ”پاکیزگی نصف ایمان

---

[1] کشف المحجوب ص ۲۶۳ فارسی۔ [2] کشف المحجوب ص ۲۵۵ فارسی۔ [3] شرح السنۃ جلد ۱ ص ۲۵۰، مسند احمد جلد ۵ ص ۳۴۳-۳۴۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۱۰-۴۲، دارمی جلد ۱ ص ۱۶۸، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۱۵۶، جلد ۲ ص ۴۲۷، قرطبی جلد ۱ جز ۱ ص ۱۳۲، جلد ۱ جز ۲ ص ۱۵۹، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۱۶، (عن ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ)۔

ہے''۔

باکمال مومن اپنے وضو کی خوب حفاظت کرتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے لَنْ يُحَافِظَ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ[۴] ''وضو کی حفاظت نہیں کرتا مگر مومن''۔

ہمارے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ روحانیت کے سفر میں خوب سے خوب تر کو پانے کے لئے (۱) ظاہری بدن کو ناپاکیوں اور نجاستوں سے دُور کرنا ہوگا۔ (۲) اَعضاء کو گناہوں اور نافرمانیوں سے پاک کرنا ہوگا۔ (۳) دِل سے بغض، کینہ، تعصب اور برُے خصائل کو نکالنا ہوگا۔ اور (۴) اَنبیاء کرام علیہم السّلام، صدیقین رضی اللہ عنہم شہداء اور صالحین رحمہم اللہ تعالیٰ کی پیروی کرتے ہوئے اَیسے اُمور سے بچنا ہوگا جن سے خالقِ کائنات جل جلالہ کی مخالفت ہوتی ہو۔

قرآنِ مجید میں اِرشادِ رَبّانی ہے: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝ (البقرۃ:۲۲۲) ''بے شک اللہ (عزوجل) سچی توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں سے محبت فرماتا ہے''۔

وضو سے قبل پیشاب، پاخانہ کی حاجت ہو تو فارغ ہونا ضروری ہے تاکہ وضو کے بعد عبادت میں پوری توجہ ہو سکے۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا اِرشادِ مبارک بھی ہے کہ اِحسان یہ ہے:۔ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ[۵] ''تم اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) کی عبادت اَیسے کرو کہ تم اللہ (عزوجل ربُّ العالمین) کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ تصوّر نہ بن سکے تو پھر یہ یقین کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے''۔ یہ بات مشق اور توجہ سے حاصل ہوتی ہے مشق اور توجہ اِس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اپنے آپ کو خدائے وحدہٗ لاشریک کے سامنے جواب دہ سمجھا جائے۔ بدن کی تروتازگی، نظافت اور عبادت میں دھیان لگانے

---

[۴] مصنف ابن ابی شیبہ جلد۱ ص۱۶، مسندِ احمد جلد۵ ص۲۸۰۔ ۲۷۷، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۱ ص ۴۵۷۔ ۸۲۔ [۵] بخاری جلد۱ ص۱۲، الترغیب والترہیب جلد۳ ص۴۴۳، شرح السنۃ جلد۱ ص۵۸، مشکوٰۃ ص۱۱ حدیث نمبر۱، مجمع الزوائد جلد۱ ص۴۰، مسلم حدیث نمبر۱، مرقاۃ جلد۱ ص۱۰۶، ابوداؤد حدیث نمبر۴۶۹۵، ابنِ ماجہ ص۶۳، مسند احمد جلد۱ ص۵۱۔

کے لئے نفسانی خواہشات اور حاجات سے اِجتناب لازمی امر ہے۔

(حضرت) سلمان فارسی (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: **بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ يَسْتَهْزِئُ اِنِّيْ لَارٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قُلْتُ اَجَلْ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَنْجِيْ بِاَيْمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِيْ بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ وَلَا عَظْمٌ** [۶] بعض مشرکوں نے مذاقاً کہا' کہ ہم تمہارے صاحب کو دیکھتے ہیں کہ تم کو پاخانہ کرنا تک سکھاتے ہیں۔ میں نے کہا ہاں! ہمیں حکم دیا ہے کہ نہ تو قبلہ (شریف) کی طرف منہ کریں اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے اِستنجا کریں اور تین پتھروں سے کم پر کفایت نہ کریں۔ گوبر اور ہڈی کو اِستنجا کرنے میں اِستعمال نہ کریں۔''

پیشاب' پاخانہ کے لئے بیت الخلاء میں جانا اور فارغ ہو کر باہر نکلنا یہ اِنسانی اور بشری تقاضے ہیں مگر ایک مسلمان ہونے کے ناطے سے ہمارے پیارے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُمت کے لئے نمونہ عطا فرمایا اور جن لمحات کو بیت الخلاء میں گزارا جاتا ہے' اُن میں بھی اپنی اِطاعت رکھ دی۔ کوئی شخص بغیر حاجت کے بیت الخلاء میں داخل نہیں ہوتا۔ بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے میں کچھ وقت لگتا ہے اور یہ زندگی کے قیمتی اَوقات میں سے وقت ہے۔ حضرت اِنسان کی تخلیق کا مقصد و مدعا بیان فرماتے ہوئے ربّ ذوالجلال والاکرام نے فرمایا ہے: **وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ**○ (الذاریات:۵۶)''اور میں نے کسی جن اور اِنسان کی تخلیق نہیں فرمائی مگر اِس لئے کہ وہ میری عبادت کریں''۔

عبادت صرف نماز' روزہ' حج اور زکوٰۃ ہی کا نام نہیں بلکہ مومن کی زندگی کا ہر لمحہ عبادت ہے۔ اِس کا سونا جاگنا' کھانا پینا' نماز' روزہ بلکہ ہر عمل عبادت ہے۔ بشرطیکہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی اِطاعت اور اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کی بندگی کے نظریہ سے ہو۔ نیز یاد رہے' اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم کی بندگی تبھی ہوسکتی ہے جب حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی فرمانبرداری کی جائے۔ رسول

---

[۶] مشکوٰۃ ص ۴۴' حدیث نمبر ۳۰۷' ترمذی جلد اص ۱۰' حدیث نمبر ۳۰۷' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۱۶' مسند احمد جلد ۵ ص ۴۳۹' مرقاۃ جلد ۲ ص ۶۷۔

کریم رؤف ورحیم ﷺ کی اطاعت کوفرمانبرداری کہتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی فرمانبرداری واطاعت کوعبادت کہتے ہیں۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ جب رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی اِطاعت ہوگی توپھر خالقِ کائنات جل جلالہ کی عبادت ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ کی اِطاعت کے بغیر اللہ جلّ شانہ کی عبادت ہوہی نہیں سکتی قرآنِ مجید میں عظیم اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ ... (النسآء: ۸۰) "جس نے رسول (اللہ ﷺ) کی اِطاعت کی اُس نے اللہ (عزوجل) کی اِطاعت کی"۔ رسولِ پاک ﷺ کی طیّب وطاہر حیاتِ مبارکہ ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ جس کے بارے میں ربِّ ذوالجلال والاکرام نے قرآنِ مجید میں فرمایا ہے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ .... (الاحزاب: ۲۱) "تمہارے لئے رسول اللہ (ﷺ) کا اُسوۂ حسنہ (بہترین نمونہ، زندگی) ہے"۔

سلوک کی منزلوں کے مجاہد، محبوبِ کائنات ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا مکمل طور پر اِتباع و اِطاعت کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ اِس لئے وہ محبوبانِ بارگاہِ ربِّ کائنات جلّ شانہ بھی ہوتے ہیں کہ ربِّ کائنات جلّ شانہ کا فرمان ہے: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (آل عمران: ۳۱) "(اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم) آپ (ﷺ) فرمائیں! اگر تم اللہ (عزوجل) سے محبت رکھتے ہو تو تم میری پیروی کرو، اللہ (عزوجل) تم سے محبت بھی فرمائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کرے گا اور اللہ (عزوجل) بخشش فرمانے والا بڑا مہربان ہے"۔

جب قدم قدم پر رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا اِتباع ہوگا تو ربِّ ذوالجلال والاکرام کی عبادت ہوگی۔ لہٰذا جب مسلمان کا ہرعمل رسولِ عظیم ﷺ کی فرمانبرداری میں سرانجام پائے گا تو اِس کا ثواب بھی ہوگا اور روحانی ترقی بھی حاصل ہوگی۔ یہاں تک کہ بیت الخلاء میں جانے آنے کا عمل بھی اللہ تبارک وتعالیٰ واجب والوجود و مطلق وبسیط و بے حد جل جلالہ کی عبادت قرار پائے گا۔

خیر اندیش

منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) عفی عنہ

آدابِ بیت الخلاء

خلا لغت میں خالی جگہ کو کہتے ہیں۔ اِصطلاح میں آب دست' اِستنجاء یا طہارت کو کہتے ہیں۔ چونکہ یہ کام تنہائی میں ہوتا ہے اِس لئے بھی اِس کو خلا کہتے ہیں۔

قضائے حاجت کے لئے اِنسان کو بیت الخلاء جانا ہوتا ہے۔ دیہاتوں میں لوگ صبح سویرے کھیتوں میں دُور نکل جاتے ہیں۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ بھی دُور تشریف لے جاتے۔ حضرت عبدالرحمان بن ابی قرار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ قضائے حاجت کے لئے باہر گیا تو آپ ﷺ دُور تک تشریف لے گئے (تا کہ لوگوں سے دُور ہونے کی وجہ سے ستر پوشی رہے)۔ اَیسے ہی حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ **كَانَ اِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبُ اَبْعَدَ** [۱] ''جب قضائے حاجت کے لئے جاتے تو دُور تشریف لے جاتے''۔ دوسری روایت میں ہے اگر باہر کھیت میں کسی جگہ پاخانہ کرنے جانا ہو تو دُور جانا چاہئے۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ اِنْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ اَحَدٌ** [۲] ''جب رسول اللہ ﷺ براز کا اِرادہ فرماتے تو آپ ﷺ اِتنی دُور چلے جاتے کہ کوئی آپ ﷺ کو نہ دیکھتا''۔ اُس دَور میں خواتین بھی رات کے اَندھیرے میں مناصع کی طرف نکلتیں۔ یہ وہ مقامات تھے جو مدینہ منورہ کے کنارے بقیع کی طرف واقع تھے' عورتیں وہاں قضائے حاجت کے لئے جاتی تھیں۔ ہمارے ملک

---

[۱] ابوداؤد جلد۱ ص۲' ابن ماجہ حدیث نمبر۳۳۱_۳۳۳' صحیح ابن خزیمہ جلد۱ ص۳۰ حدیث نمبر۵۰' مجمع الزوائد جلد۱ ص۲۰۳' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۱ ص۹۳' مستدرک حاکم جلد۲ حدیث نمبر ۱۴۰' کنزالعمال حدیث نمبر۱۷۸۷۹' مسند احمد جلد۴ ص۲۴۸۔ [۲] مرقاۃ جلد۲ ص۵۷' مشکوٰۃ حدیث نمبر۳۴۴' ابوداؤد حدیث نمبر۲' ابنِ ماجہ حدیث نمبر۳۳۵۔

کے دیہاتوں میں اکثر مرد اور عورتیں منہ اندھیرے کھیتوں میں قضائے حاجت کے لئے جاتے ہیں۔ شہروں میں تو شروع ہی سے گھروں میں بیت الخلاء بنے ہوئے ہیں لیکن اب بعض دیہاتوں میں بھی لوگوں نے گھروں میں بیت الخلاء بنا لئے ہیں اور قضائے حاجت کے لئے گھر کے بیت الخلاء میں چلے جاتے ہیں۔

نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے ہمارے نظامِ زندگی کے ہر شعبے کے لئے بہترین نمونے اور سنتیں قائم فرمائی ہیں' اگر ہم اُن پر عمل کریں گے تو ہمیں رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کی اِطاعت اور پیروی کا ثواب حاصل ہوگا اور جب رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کی اِطاعت کریں گے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی اِطاعت ہوگی۔ ربِّ کائنات جلّ شانہ نے قرآنِ مجید میں ارشادِ مبارک فرمایا ہے۔ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ... (النسآء: ۸۰) ''جس نے رسول (کریم رؤف و رحیم ﷺ) کی اِطاعت کی' اُس نے اللہ عزّوجلّ کی اِطاعت کی''۔ آپ ﷺ کے احکام کی تعمیل' اللہ عزّوجلّ کے احکام کی تعمیل ہے۔ آپ ﷺ نے جو کچھ فرمایا ہے' ہمارے لئے فرمایا ہے اور جو سنتیں قائم کی ہیں' اُن پر عمل کرنے میں ہماری نجات اور فائدہ ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کی سُنّتِ مبارکہ کی پیروی بہت بڑی سعادت ہے۔ رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کا اِرشادِ مقدّس ہے: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ [۳] ''جس نے میری سُنّت سے محبت کی اُس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے میرے ساتھ محبت کی' وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا''۔

ہمارے پیارے کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس طرح دیگر شعبہ ہائے زندگی کے نمونہ ہائے حیات عطا فرمائے ہیں' اسی طرح بیت الخلاء میں داخل اور خارج ہونے کے آداب و انداز بھی سکھائے ہیں۔

واقعہ:

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' جو کچھ مجھے

---

[۳] مشکوٰۃ ص ۳۰ حدیث نمبر ۱۷۵' مرقاۃ جلد ۱ ص ۳۸۳' ترمذی حدیث نمبر ۲۶۷۸۔

عطا فرمایا گیا ہے وہ محض اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) کا فضل وکرم ہے۔ اگر اِس کرم کے لئے کوئی ذریعہ بنا ہے تو وہ صرف حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہے جس پر ہمارے معاملات کا دارومدار ہے۔ چنانچہ جو کچھ ہم کو دیا گیا ہے وہ اسی پیروی اور غلامی کی بدولت ہے اور جو کچھ ہم کو نہیں دیا گیا اُس کی وجہ یہ ہے کہ کلمہ شریف کی پیروی میں ہمارے اندر کوئی خامی رہ گئی ہوگی۔ حضرت مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' ایک مرتبہ بھول کر میں نے بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں رکھ دیا۔ اُس روز مجھ پر حالات کے دروازے بند ہوگئے لیکن ندامت اور توبہ کے بعد حالات معمول پر آگئے۔ ؎۴

بیت الخلاء میں داخل ہونے کا مسنون طریقہ:

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بِسْمِ اللّٰہِ شریف پڑھنی چاہیے۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سَتْرٌ مَّا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَ عَوْرَاتِ بَنِىْ آدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ ؎۵ ''بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اگر بِسْمِ اللّٰہِ (شریف) پڑھ لی جائے تو جنوں کی آنکھوں اور بنی آدم کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ ہوجاتا ہے''۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' جب پیشاب یا پاخانہ کرنے کے لئے بیٹھنے لگیں اور ستر کھولنے لگیں تو (دِل میں) پڑھ لیں:

بِسْمِ اللّٰهِ ؎۶ یا بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؎۷

''اللہ (عزوجل) کے نام سے' وہ ذات' کوئی معبود نہیں مگر وہی''۔

؎۴ حضرات القدس مترجم ص ۱۶۴۔ ؎۵ ترمذی جلد ۱ ص ۱۳۲ حدیث نمبر ۶۰۶' مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۲۰۵' شرح السنۃ جلد ۱ ص ۲۸۵' کتاب اذکار ص ۲۱' تفسیر قرطبی جلد ۱ جز ۱ ص ۲۹' کتاب السنی ص ۱۲' ابن ماجہ ص ۲۶ حدیث نمبر ۲۹۸' مشکوٰۃ ص ۴۳ حدیث نمبر ۳۵۸' تحفۃ الذاکرین ۱۲۳' مرقاۃ جلد ۲ ص ۶۸۔ ؎۶ مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۲۰۵' کتاب السنی ص ۱۰۰۔ ؎۷ کتاب السنی ص ۱۲۔۱۰۰' مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۱۰ حدیث نمبر ۳۳۷۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو اِن دُعائیہ کلمات کو پڑھ کر بایاں قدم مبارک بیت الخلاء میں رکھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَآئِثِ ۸

''اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلّ جلالک) تحقیق میں نر خبیث (جنوں) اور (جنوں کی) ناپاک عورتوں سے تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں''۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف میں اِس طرح ذکر آتا ہے' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت الخلاء میں اکثر شیاطین آیا کرتے ہیں تو جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہو تو یہ کلمات پڑھے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَآئِثِ ۹ یا اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَآئِثِ ۱۰ ''اے میرے اللہ (جَلّ جلالک) میں نر خبیث جنوں اور مادہ خبیث جنوں سے تیرے ساتھ پناہ چاہتا ہوں''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف میں بھی یہی اَلفاظ ہیں ۱۱' حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف میں یہ اَلفاظ بھی ہیں:

اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَآئِثِ ۱۲

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں اِس طرح ہے کہ بیت

---

۸ فتح الباری جلد۱ص۳۲۲' عمدۃ القاری جلد۱جز۲ص۲۷۰' مشکوٰۃ ص۴۲ حدیث نمبر۳۳۷' ترمذی جلد۱ص۷' کتاب الاذکارص۲۱' شرح السنۃ جلد۱ص۲۸۴' بخاری جلد۱ص۲۶' مسلم جلد۱ ص۶۳' نسائی جلد۱ص۹' ابوداؤد جلد۱ص۲' مسند احمد جلد۱ص۹۹' جلد۳ص۳۶۹' دارمی جلد۱ ص۱۷۱' صحیح ابن خزیمہ جلد۱ص۳۸' مسندِ ابوعوانہ جلد۱ص۲۱۶' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۱ص ۹۵' مصنف ابن ابی شیبہ جلد۱ص۱۱' مرقاۃ جلد۲ص۵۰۔ ۹ ابوداؤد جلد۱ص۳' فتح الباری جلد۱ ص۳۲۲' مشکوٰۃ ص۴۳ حدیث نمبر۳۵۷' مرقاۃ جلد۲ص۶۸' ابن ماجہ حدیث نمبر۲۹۶' مسندِ احمد جلد۴ص۳۶۹۔ ۱۰ شرح السنۃ جلد۱ص۲۸۴۔ ۱۱ ابن ماجہ ص۲۶' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد۱ص۹۶' مسندِ احمد جلد۳ص۱۰۱۔۲۸۲' جلد۴ص۳۷۳' عمدۃ القاری جلد۱ جز۲ص۲۷۲' فتح الباری جلد۱ص۳۲۲۔ ۱۲ مستدرک حاکم جلد۱ص۲۹۸۔

الخلاء میں داخل ہوتے وقت دُعائیہ کلمات اِس طرح پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ ۱۳؎

''اللہ (جَلَّ جَلَالُہٗ) کے نام سے' اے اللہ (جَلَّ جلالک) میں تیری پناہ مانگتا ہوں' خبیث اور خبیثہ (شیطانوں) سے''۔

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ مبارک فرمایا:- جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں داخل ہو یا قضائے حاجت کے لئے جائے تو رفع حاجت سے پہلے یہ کلمات پڑھنے میں خطا نہ کرے۔ کلمات یہ ہیں: **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ** ۱۴؎ ''اے میرے اللہ (جَلَّ جلالک) میں تیری پناہ مانگتا ہوں ناپاک گندے' بُرے' راندے ہوئے شیطان سے''۔

اہلِ علم نے اِس بات کو مستحب بیان فرمایا ہے کہ جب کوئی بیت الخلاء میں داخل ہو تو پہلے **بِسْمِ اللّٰهِ** کہہ لے پھر مذکورہ بالا دُعائیہ کلمات میں سے کوئی سے کلمات پڑھ لے۔ اور اگر کھیت یا کھلے میدان میں قضائے حاجت کیلئے جائے تو ستر کھولنے سے پہلے محولہ بالا دُعائیہ کلمات پڑھ لے۔ ۱۵؎

حضرت علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: **اِنَّ الْاِسْتِعَاذَةَ مِنَ النَّبِیِّ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ اِظْهَارٌ لِلْعُبُوْدِیَّةِ وَ تَعْلِیْمُ الْاُمَّةِ وَ اِلَّا فَهُوَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَحْفُوْظٌ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ** ۱۶؎ ''رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعوّذ پڑھنا اللہ (تبارک وتعالیٰ وعزّوجلّ) کی بارگاہِ بے کس پناہ میں عجز و انکساری اور اِظہارِ بندگی اور اُمّت کی تعلیم کے لئے ہے۔ جبکہ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم جن وانس سے محفوظ ہیں''۔ حضرت ابنِ حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے فتح الباری میں بھی اَیسے ہی لکھا ہے۔ ۱۷؎

۱۳؎ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۱۱' عمدۃ القاری جلد ۱ جز ۲ ص ۲۷۲۔ ۱۴؎ ابن ماجہ ص ۲۶' کتاب الاذکار ص ۲۱' کتاب السنی ص ۱۱' عمدۃ القاری جلد ۱ جز ۲ ص ۲۷۲۔ ۱۵؎ تحفۃ الذاکرین ص ۱۲۳' کتاب الاذکار ص ۲۱' عمدۃ القاری جلد ۱ جز ۲ ص ۲۷۲' فتح الباری جلد ۱ ص ۳۲۴۔ ۱۶؎ عمدۃ القاری جلد ۱ جز ۲ ص ۲۷۲۔ ۱۷؎ فتح الباری جلد ۱ ص ۳۲۴۔

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو جنوں اور شیطانوں سے بلکہ اِنسانوں سے بھی کوئی خطرہ نہیں۔ کیونکہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے شیطان جن کے بارے وضاحت فرمادی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ پاک فرمایا: **مَامِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ قَالُوْا وَ اِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ** ۱۸ ''تم میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک جن (شیطان) اور ایک فرشتہ مقرر ہے۔ (شیطان وسوسہ دلانے کے لئے اور فرشتہ اِلہام پہنچانے کے لئے)۔ لوگوں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ (ﷺ) پر بھی۔ فرمایا: مجھ پر بھی۔ لیکن ربّ کائنات جل جلالہ نے مجھے اُس پر مدد عطا فرمائی' جس سے وہ مسلمان ہو گیا اور اَب وہ مجھے بھلائی ہی کا مشورہ دیتا ہے۔''

رہا اِنسانوں سے حفاظت کا معاملہ تو اِس بارے میں ربّ کائنات جل جلالہ نے قرآنِ مجید میں فرمایا ہے: ..... **وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ** ط ..... (المائدۃ:٦٧) ''اور اللہ (عزوجل) آپ (ﷺ) کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا''۔

آپ (ﷺ) نے جہاں اُمّت کی تعلیم کے لئے محولہ بالا دُعائیں فرمائیں اور پناہ مانگی' وہاں اُمّت کے لئے سُنّت بھی قائم فرمادی تا کہ اُمّتیوں کو اِس عمل پر بھی سُنّت کی ادائیگی کا ثواب حاصل ہو۔

آج کے اِس دَور میں اَحیائے سُنّت کا مشن عظیم مشن ہے۔ آج لوگ سنتیں چھوڑتے چلے جارہے ہیں اَیسے دَور کے لئے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُمّت کو خوش خبری عطا فرمائی ہے۔ **مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ** ۱۹ ''جس نے میری اُمّت کے بگڑے وقت میں

---

۱۸ مسند احمد جلد ۱ ص ۳۸۵ ۔ ۴۰۱' نصب الرایۃ جلد ۱ ص ۴۳۴' مشکوٰۃ ص ۱۸ حدیث نمبر ۶۷' دُرِّمنثور جلد ۱ ص ۱۸' مسلم حدیث نمبر ۲۸۱۴' قرطبی جلد ۴ جزء ۷ ص ۶۳' دلائل النبوۃ جلد ۷ ص ۱۰۰ (صفات المنافقین)' شرح السنۃ جلد ۷ ص ۳۹۹' مرقاۃ جلد ۱ ص ۲۷۸۔ ۱۹ مشکوٰۃ ص ۳۰ حدیث نمبر ۱۷۶' مرقاۃ جلد ۱ ص ۳۸۴' الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۸۰۔

میری سُنّت کو مضبوط تھاما تو اُسے سو شہیدوں کا ثواب ہے''۔

دوسری حدیث شریف' جس کے راوی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں' اُس میں یہ خوش خبری ہے' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے: مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَّعَمِلَ فِیْ سُنَّۃٍ وَّ اَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَہٗ دَخَلَ الْجَنَّۃَ [۲۰] ''جو پاک وحلال کھائے' سُنّت پر عمل کرے اور لوگ اُس کے فتنے سے محفوظ رہیں' وہ جنت میں جائے گا''۔

بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے اَنگوٹھی اُتارنا:

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی اَنگوٹھی مبارک پر محمد رسول اللہ ﷺ لکھا ہوا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَہٗ [۲۱] ''نبی (کریم رؤف ورحیم ﷺ) جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو اپنی اَنگوٹھی (مبارک) اُتار لیتے''۔

مسئلہ: اِس حدیث پاک سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ جس چیز پر اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) اور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ یا دوسرے اَنبیاء کرام علیہم السّلام کے اَسمائے مبارک لکھے ہوں۔ اُسے بیت الخلاء میں نہ لے جایا جائے جیسے تعویذ وغیرہ جس میں آیاتِ قرآنیہ یا اَسمائے اِلٰہیہ لکھے ہوتے ہیں۔

واقعہ:

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ایک روز پیشاب کا تقاضا غالب ہوا تو میں جلدی سے طہارت خانہ میں داخل ہو گیا۔ میری نظر اپنے ہاتھ کے ایک ناخن پر پڑی' دیکھا کہ قلم سے گرا ہوا سیاہی کا ایک نکتہ اُس پر پڑا ہوا تھا چونکہ وہ نقطۂ سیاہی جو حروفِ قرآنی کی کتابت کے اَسباب میں سے

---

[۲۰] مشکوٰۃ ص ۳۰ حدیث نمبر ۱۷۸' ترمذی حدیث نمبر ۲۵۲۰' مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۱۰۴ حدیث نمبر ۱۰۴' مرقاۃ جلد ۱ ص ۳۸۶۔ [۲۱] مشکوٰۃ ص ۴۲ حدیث نمبر ۳۴۳' عوارف المعارف ص ۱۱۱' مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۱۸۷' ابوداؤد جلد ۱ ص ۶' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۰۳' ترمذی حدیث نمبر ۱۷۴۶' مرآۃ جلد ۱ ص ۲۶۲' مرقاۃ جلد ۲ ص ۵۶' نسائی حدیث نمبر ۵۲۱۳۔

ہے اُس کے ساتھ میں نے بیٹھنا خلافِ اَدب سمجھا۔ اِس لئے میں تیزی کے ساتھ بیت الخلاء سے باہر نکل آیا اور اُس نقطہ سیاہی کو دھویا۔ اِس کے بعد میں پیشاب کرنے کے لئے اِستنجا خانہ گیا حالانکہ مجھے پیشاب کا سخت تقاضا تھا لیکن میں نے اُسے روکنے کی تکلیف گوارا کی اور اَدب کو ترک کرنا پسند نہ کیا۔ ۲۲

پیشاب یا پاخانہ کے لئے ستر کب کھولیں؟

قضائے حاجت کے لئے ستر اُس وقت کھولنا چاہئے جب زمین کے قریب ہو جائیں۔ کھڑے کھڑے ستر نہیں کھولنا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ کی تعلیم مقدس سے حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا اَرَادَ حَاجَۃً لَّا یَرْفَعُ ثَوْبَہٗ حَتّٰی یَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ ۲۳ ''نبی (کریم رؤف ورحیم ﷺ) جب قضائے حاجت کا اِرادہ فرماتے تو جب تک زمین کے قریب نہ ہو جاتے اَپنا مقدس کپڑا مبارک نہ اُٹھاتے (یعنی اپنا ستر مبارک نہ کھولتے)''۔

بیٹھ کر بول و براز کرنا:

آپ ﷺ بیٹھ کر بول و براز (پیشاب و پاخانہ مبارک) کرتے تھے۔

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: مَنْ حَدَّثَکَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ بَالَ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْہُ اِنَّا رَاَیْتُہٗ یَبُوْلُ قَاعِدًا ۲۴ ''جو کوئی تم سے کہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب (مبارک) کیا' اُس کو سچا نہ جانو' میں نے خود دیکھا ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ بیٹھ کر پیشاب (مبارک) کرتے تھے''۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول کریم

---

۲۲ حضرات القدس ص ۱۶۴۔ ۲۳ ابوداؤد جلد ۱ ص ۴' ترمذی جلد ۱ ص ۷' عوارف المعارف ص ۱۱۰' جامع الصغیر جلد ۱ ص ۱۰۱' (عن ابن عمر وانس وجابر رضی اللہ عنہم)' مشکوٰۃ ص ۴۲ حدیث نمبر ۳۴۶' مرقاۃ جلد ۲ ص ۵۹' شرح السنۃ جلد ۱ ص ۲۰۶' مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۲۰۶۔ ۲۴ الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۹۷' جلد ۲ ص ۵۴۲' ترمذی جلد ۱ ص ۹' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۰۷' شرح السنۃ جلد ۱ ص ۲۹۰' نسائی جلد ۱ ص ۱۰' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۶۵' مرقاۃ جلد ۲ ص ۳۷' مسند احمد جلد ۶ ص ۱۹۲۔

رؤف ورحیم ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میں کھڑے ہوکر پیشاب کر رہا تھا تو فرمایا۔ **یَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ** ۲۵ ''اے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنک) کھڑے ہوکر پیشاب نہ کر' پھر میں نے کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا''۔

یہودیوں کا اعتراض اور جواب:

حضرت عبدالرحمان بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ کے ہاتھ میں ڈھال تھی۔ آپ ﷺ نے ڈھال زمین پر رکھی' پھر (اُس کی آڑ میں) بیٹھ کر پیشاب (مبارک) کیا تو بعض (کفار و یہودی) بولے' اِنہیں دیکھو اَیسے پیشاب (مبارک) کرتے ہیں جیسے عورتیں پیشاب کرتی ہیں۔ آپ ﷺ نے اُن کی آواز کو سُنا (اور پیشاب مبارک کر لینے کے بعد) فرمایا: **وَيْحَكَ اَمَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ كَانُوْا اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِيْضِ فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِيْ قَبْرِهٖ** ۲۶ ''اَفسوس ہے کیا تمہیں خبر نہیں کہ بنی اسرائیل والے کو کیا آفت پہنچی تھی۔ بنی اسرائیل کا قاعدہ تھا کہ جب اُنہیں پیشاب لگ جاتا تو قینچیوں سے جگہ کاٹ ڈالتے تھے۔ سو اُس آدمی نے اُسے منع کیا پھر وہ اپنی قبر میں عذاب دیا گیا''۔

مسئلہ: ڈھال کی آڑ میں پیشاب کرنے سے معلوم ہوا کہ پیشاب کرتے وقت کھلے میدان میں پورے جسم کا چھپانا ضروری نہیں۔ بیت الخلاء میں تو مکمل طور پر پردہ ہو ہی جاتا ہے۔

ظہورِ اِسلام سے قبل عربی مرد بے دھڑک سب کے سامنے ننگے پیشاب پاخانہ کر لیا کرتے تھے' بلکہ مشرکین مکہ مکرمہ تو خانہ کعبہ کا طواف بھی ننگے ہی کیا

۲۵ ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۰۵' عن حذیفہ رضی اللہ عنہ شرح السنۃ جلد ا ص ۲۹۰' ترمذی جلد ا ص ۹' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ا ص ۱۰۲' مستدرک حاکم جلد ا حدیث نمبر ۱۸۵' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۶۵' مرقاۃ جلد ۲ ص ۳۷' مسند احمد جلد ۶ ص ۱۹۲۔ ۲۶ مشکوٰۃ ص ۴۴ حدیث نمبر ۳۷۱' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۲' مرقاۃ جلد ۲ ص ۸۷' مسند احمد جلد ۴ ص ۱۹۶' ابن ماجہ حدیث ۳۴۶۔

کرتے تھے۔ ستر اور شرم وحجاب تو اسلام نے سکھایا ہے' وہ لوگ اسلامی تہذیب کا مذاق اُڑاتے تھے جیسے آج بعض نادان اور بے علم مسلمان لوگ بعض اسلامی شعائر اور احکام مثلاً نماز اور ڈاڑھی وغیرہ کا مذاق اُڑاتے ہیں۔

بنی اسرائیل کے ہاں پیشاب کے متعلق احکام بہت سخت تھے کہ اگر کپڑے میں پیشاب لگ جاتا تو کپڑے کو جلانا پڑتا اور جسم کے کسی حصہ پر لگ جاتا تو اُتنی کھال چھیلی جاتی' اُن میں ایک شخص نے مشورہ دیا کہ ایسا نہ کرو' اِس مشورے پر وہ عذابِ قبر میں گرفتار ہوا۔ حالانکہ اُس نے ایسی چیز سے روکا تھا جو نفس پر گراں تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم کیا بات کرتے ہو؟ حجاب اور حیاء سے منع کرتے ہو۔ جو نہ تکلیف دہ ہے نہ نفس پر بھاری ہے۔ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے اَخلاقِ کریمانہ کو دیکھو کہ اُن کے مذاق کا جواب نہ دیا بلکہ نرمی سے سمجھا دیا۔

بول وبراز کرتے وقت قبلہ شریف کا اِحترام:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے لئے ایسے ہوں جیسے بیٹے کے لئے باپ۔ میں تمہیں سکھاتا ہوں۔ **اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَآئِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْھَا** [۲۷] ''جب تم قضائے حاجت کے لئے جاؤ تو نہ تو قبلہ (شریف) کی طرف منہ کرو اور نہ ہی پشت''۔ (کھیت میں یا آبادی میں آڑ ہو یا کھلے میدان میں ہر حال میں کعبۃ اللہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پیشاب اور پاخانہ نہیں کرنا چاہئے)۔

مذکورہ بالا حدیثِ پاک میں حضور پُر نور شافع یوم النشور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبلہ شریف کی طرف منہ یا پشت کرنے سے حکماً منع فرمایا ہے۔ جو لوگ قضائے حاجت کے وقت اِس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے منہ یا پیٹھ قبلہ شریف کی طرف کرتے ہیں اور کھلے میدان میں بول و براز کرتے وقت کسی دیوار یا درخت کو آڑ کے طور پر اپنے اور قبلہ کے درمیان آنے کو کافی ہونے کی قید لگاتے

---

[۲۷] مشکوٰۃ ص ۴۲ حدیث نمبر ۳۳۷' مرقاۃ جلد ۲ ص ۵۹' ابنِ ماجہ حدیث نمبر ۳۱۳' ابوداؤد حدیث نمبر ۸' نسائی حدیث نمبر ۲۰' دارمی جلد ۱ ص ۱۷۰' مسلم جلد ۱ ص ۱۳۱۔

ہیں' یہ اُن کی ذاتی رائے ہے۔

قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے بول و براز کرنا تو کجا' قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے تھوکنا اور ناک صاف کر کے ناک کا پانی پھینکنا بھی منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے غیبی خبر بھی عطا فرما دی کہ جو کوئی قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے تھوکے گا یا ناک جھاڑ کر رینٹھ پھینکے گا تو قیامت کے دن وہ تھوک اور رینٹھ اُس کے منہ پر ہو گا۔ تو خیال فرمائیے کہ جو لوگ قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے بول و براز کرتے ہیں اُن کا کیا حال ہو گا؟

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ہمیں منع فرمایا: اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃَ لِغَآئِطٍ اَوْبَوْلٍ اَوْ نَسْتَنْجِیَ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِیَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَۃِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِیَ بِرَجِیْعٍ اَوْبِعَظْمٍ [۲۸] ''یہ کہ پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ مکرمہ کی طرف منہ کریں یا دائیں ہاتھ سے اِستنجا کریں یا تین پتھروں سے کم سے اِستنجا کریں یا گوبر یا ہڈی سے اِستنجا کریں''۔

قبلہ رو بیٹھ کر پیشاب نہ کرنا:

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: اَنَا اَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِذَالِکَ [۲۹] ''سب سے پہلے میں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے یہ حدیثِ پاک سُنی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی قبلہ (شریف) کی طرف منہ کر کے پیشاب نہ کرے' (اور فرماتے ہیں) میں نے ہی سب سے پہلے یہ حدیثِ پاک لوگوں سے بیان کی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: اَنَّ رَسُوْلَ

---

[۲۸] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۳۶' مسلم حدیث نمبر ۵۷۔۲۶۲' ابوداؤد حدیث نمبر ۷' ترمذی حدیث نمبر ۱۶' نسائی حدیث نمبر ۴۱' مسندِ احمد جلد ۵ ص ۴۳۹' مرقاۃ جلد ۲ ص ۴۷۔ [۲۹] ابن ماجہ ص ۲۷' مسندِ احمد جلد ۴ ص ۱۹۱' نصب الرایہ جلد ۲ ص ۱۰۳' مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۱۵۱' حلیۃ الاولیاء جلد ۷ ص ۳۲۶۔

اللّٰہِ ﷺ نَھَانِیْ اَنْ اَشْرَبَ قَائِمًا وَّاَنْ اَبُوْلَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ ۳۰
''رسول اللہ ﷺ نے مجھے کھڑے ہوکر پانی پینے اور قبلہ (شریف) کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے سے منع فرمایا''۔

امام الائمہ حضرت سیّدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ قبلہ شریف کی طرف منہ یا پشت کرنا منع ہے۔ پیشاب کے وقت بھی اور پاخانے کے وقت بھی، صحرا میں، گھروں میں اور عمارتوں میں بھی۔ ۳۱

نیز ممانعت و نہی کی علت قبلہ شریف کی تعظیم اور اُس جانب کا اِحترام ہے اور گھروں، صحرا میں اس بات میں کوئی فرق نہیں جس طرح جانبِ قبلہ شریف تھوکنا اور اُس طرف پاؤں دراز کرنا ہر حالت میں بے اَدبی ہے۔ ۳۲

قبلہ شریف کی طرف تھوکنے والے اِمام کی اِمامت پر پابندی:

حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک آدمی اِمامت کررہا تھا تو اُس اِمام نے نماز کی حالت میں قبلہ (شریف) کی طرف تھوکا جبکہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ مشاہدہ فرمارہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے اُس کی قوم کے لوگوں کو فرمایا: کہ یہ تمہیں نماز نہ پڑھائے۔ اِس کے بعد اُس نے نماز پڑھانی چاہی تو لوگوں نے روک دیا اور اُس کو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے فرمانِ مبارک سے آگاہ کردیا۔ (بعدازیں) اُس نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ کیا آپ ﷺ نے میرے پیچھے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے؟ فرمایا: ہاں! راوی فرماتے ہیں، مجھے خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اِنَّکَ قَدْ اَذَیْتَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ ۳۳ ''تحقیق تو نے اللہ (جَلَّ شَانُہٗ) اور اُس کے رسول (کریم رؤف ورحیم ﷺ) کو اذیت دی ہے''۔

---

۳۰ ابن ماجہ ص ۲۷۔ ۳۱ اشعۃ اللمعات مترجم جلد ۱ ص ۵۷۳۔ ۳۲ اشعۃ اللمعات مترجم جلد ۱ ص ۵۷۳۔ ۳۳ ابوداؤد جلد ۱ ص ۷۶، فتح الباری جلد ۱ ص ۶۶۹، مشکوٰۃ ص ۷۱، حدیث نمبر ۷۴۷، مرقاۃ جلد ۲ ص ۴۲۱۔

زمین کے سوراخ میں پیشاب نہیں کرنا چاہئے:

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ جُحْرٍ** [۳۴] ''تم میں سے کوئی شخص سوراخ میں ہرگز پیشاب نہ کرے''۔

حجر سے مراد ہے زمین کا سوراخ یا دیوار کی پھٹن میں۔ چونکہ اکثر سوراخوں میں زہریلے کیڑے مکوڑے اور چیونٹیاں وغیرہ' کمزور جانور یا جنات رہتے ہیں۔ چیونٹیاں پیشاب یا پانی سے تکلیف پائیں گی یا سانپ اور جن نکل کر تکلیف دیں گے۔

واقعہ:

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے جو اکابر انصار رضی اللہ عنہم میں سے ہوئے ہیں۔ آپ نے ایک سوراخ میں پیشاب کیا' تو جنات نے آپ کو قتل کر دیا۔ لوگوں نے اُس سوراخ سے آوازیں سنیں کہ ہم نے سعد کو قتل کر دیا۔ اُنہوں نے آوازیں دیں اور شعر پڑھے جن کا مضمون یہ تھا ہم نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا اور ہم نے دو تیر پھینکے جو اُن کے دِل میں آرپار ہو گئے۔ [۳۵]

غسل خانے میں پیشاب کرنے کی ممانعت:

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ مُسْتَحَمِّہٖ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فَاِنَّ عَامَّۃَ الْوَسْوَاسِ مِنْہُ** [۳۶] ''کوئی شخص اپنے غسل کرنے کی جگہ ہرگز پیشاب نہ کرے اِس لئے کہ اکثر وسوسے اِسی سے پیدا ہوتے ہیں''۔

---

[۳۴] مشکوٰۃ ص ۴۳ حدیث نمبر ۳۵۴' مرآۃ جلد ۱ ص ۲۶۷' اشعۃ اللمعات مترجم جلد ۱ ص ۵۹۰' مسند احمد جلد ۵ ص ۸۵' مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۱۸۶' مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۱۱۱' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۹' نسائی حدیث نمبر ۳۴' مرقاۃ جلد ۲ ص ۶۵۔ [۳۵] مرقاۃ جلد ۲ ص ۶۶' اشعۃ اللمعات جلد ۱ ص ۵۹۱۔

[۳۶] ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۰۴' نسائی جلد ۱ ص ۱۵' ابوداؤد جلد ۱ ص ۵' مسند احمد جلد ۵ ص ۵۶' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۹۸' مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۱۲۷' مشکوٰۃ ص ۴۳ حدیث نمبر ۳۵۴' ترمذی حدیث نمبر ۲۱' مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۹۷۸' مرقاۃ جلد ۲ ص ۶۴۔

''حضرت ابو عبداللہ بن ابن ماجہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' میں نے حضرت محمد بن یزید علیہ الرحمہ سے سنا' آپ فرماتے تھے یہ ممانعت اُس جگہ ہے جہاں نہانے کا پانی ایک گڑھے کی شکل میں جمع ہوتا ہو''۔ اِس لئے کہ اِس میں چھینٹے پڑنے کا اَندیشہ ہوتا ہے۔

مگر آج کے پکّے' پتھر اور ٹائلوں یا چپس کے فرش والے غسل خانوں میں اگر پیشاب کرے تو پانی بہادے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اِسی طرح اٹیچ باتھ روم میں کموڈ وغیرہ علیٰحدہ نصب ہوتا ہے اور نہانے کی جگہ علیٰحدہ ہوتی ہے۔ اِس میں اگر کوئی غسل اور وضو کرے تو کوئی حرج نہیں۔

پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ دو قبروں کے نزدیک سے گزرے' فرمایا: اِن دونوں قبروں والوں کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ یہ کسی بڑی چیز سے عذاب نہیں دیئے جا رہے۔ فرمایا: **اَمَّا اَحَدُ هُمَا فَكَانَ لَايَسْتَتِرُ مِنَ الْبُوْلِ** ''اُن میں سے ایک تو پیشاب سے اِحتیاط نہیں کرتا تھا''۔ اور دوسرا چغل خوری کرتا پھرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک سبز تر شاخ لی اور اُسے چیر کر دو حصے فرمائے' پھر دونوں قبروں پر ایک ایک حصہ گاڑھ دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' **يَا رَسُوْلَ اللهِ لِمَا صَنَعْتَ هٰذَا** یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ﷺ نے ایسا کس لئے کیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: **لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا** [۳۷] ''شاید جب تک یہ نہ سوکھیں تب تک اُن کا عذاب ہلکا ہو''۔ اِس حدیث شریف سے دُنیائے اِسلام کے عظیم مفکر' مفسر اور محدث مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی علیہ

---

۳۷ بخاری جلد ا ص ۳۵' ابن ماجہ ص ۲۹' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۴۱۲' شرح السنۃ جلد ا ص ۲۸۰' الترغیب والترہیب جلد ا ص ۱۳۸' ابوداؤد جلد ا ص ۴' مسند ابوعوانۃ جلد ا ص ۱۹۶' مجمع الزوائد جلد ا ص ۲۰۷' صحیح ابن خزیمہ جلد ا ص ۳۳' نسائی جلد ا ص ۲۹۱' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۳۸' مسند احمد جلد ا ص ۲۲۵' نسائی حدیث نمبر ۳۱' مسلم حدیث نمبر ۱۱-۲۹۲' مرقاۃ جلد ۲ ص ۵۱۔

الرحمہ نے کئی مسائل بیان فرمائے ہیں۔ معمولی تغیر و تبدل سے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ حضور ﷺ کی نگاہِ مبارک کے لئے کوئی شے آڑ نہیں، کھلی چھپی ہر چیز آپ ﷺ پر عیاں ہے، ظاہر ہے کہ عذاب قبر کے اندر ہے۔ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ قبر کے اُوپر سے عذاب کو دیکھ رہے ہیں۔

۲۔ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ مخلوق کے ہر کھلے چھپے کام کو دیکھ رہے ہیں کہ کون کیا کر رہا ہے؟ اور کون کیا کرتا تھا؟ فرمایا: ایک چغلی کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔

۳۔ گناہِ صغیرہ پر قبر و حشر میں عذاب ہو سکتا ہے۔

۴۔ رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ ہر گناہ کا علاج بھی بتاتے ہیں۔ دیکھو قبر پر شاخیں لگائیں تا کہ عذاب ہلکا ہو۔

۵۔ قبروں پر سبزہ، سبز ٹہنیاں یا پھول وغیرہ رکھنا اسی سے ثابت ہے اور سُنّت ہے۔ اُن کی تسبیح سے صاحبِ قبر کو راحت ہوتی ہے۔

۶۔ قبر پر قرآنِ پاک کی تلاوت، وہاں حافظ بٹھانا بہت اچھا ہے کہ جب سبزہ کے ذکر سے عذاب ہلکا ہوتا ہے تو اِنسانوں کے ذکر کرنے سے بھی عذاب ضرور ہلکا ہوتا ہے اور صاحبِ قبر کو نفع بھی ہوتا ہے۔ صاحبِ **اشعۃ اللمعات** شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے **جامع الاصول** سے روایت بیان کی کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ میری قبر پر دو سبز شاخیں گاڑھ دی جائیں تا کہ نجات نصیب ہو۔

۷۔ اگرچہ ہر خشک و تر چیز تسبیح پڑھتی ہے مگر سبزے کی تسبیح سے صاحبِ قبر کو راحت نصیب ہوتی ہے۔

۸۔ گنہگاروں کی قبر پر سبزہ عذاب ہلکا کرے گا جبکہ بزرگوں کی قبر پر سبزہ ثواب اور درجہ بڑھائے گا۔

۹۔ خشک نہ ہونے کی قید سے معلوم ہوتا ہے۔ (رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کی ذاتی برکتوں کے علاوہ) کہ جب تک ٹہنی خشک نہ ہو گی تاثیر جاری رہے گی،

ایسے ہی آج بھی تاثیر ہوگی۔

۱۰۔ بزرگوں کے قدموں کی برکت سے قبرستان سے عذاب اُٹھ جاتا ہے یا کم ہوجاتا ہے۔

راستہ اور سایہ کی جگہ پر بول و براز نہ کرنا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: اِتَّقُوا اللّٰاعِنَیْنِ قَالُوْا وَمَا الْاَعْنَانُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْ یَتَخَلّٰی فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْفِیْ ظِلِّھِمْ ۳۸ ''دو لعنتی کاموں سے بچو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم) دو لعنتی کام کون سے ہیں؟ فرمایا: لوگوں کی راہ میں اور سایہ کی جگہ پر رفع حاجت کرنا یعنی پیشاب' پاخانہ کرنا''۔

راستے میں پیشاب کرنا:

حضرت سالم اپنے باپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں' فرماتے ہیں: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَھٰی اَنْ یُّصَلّٰی عَلٰی قَارِعَۃِ الطَّرِیْقِ اَوْ یُضْرَبَ الْخَلَاءُ عَلَیْھَا اَوْ یُبَالَ فِیْھَا ۳۹ ''نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے کے درمیان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور پاخانہ کرنے سے بھی منع فرمایا ہے یا پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے''۔

سایہ کی جگہ پیشاب کرنے کی ممانعت:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَۃَ اِبْرَازٌ فِی الْمَوَارِدِ وَ قَارِعَۃَ الطَّرِیْقِ وَالظِّلِّ ۴۰ ''تین لعنت کے کاموں سے بچو۔ (۱) کاموں سے اُترنے

---

۳۸ مشکوٰۃ ص ۴۲ حدیث نمبر ۳۳۹' مرقاۃ جلد ۲ ص ۵۳' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۵' مسلم حدیث نمبر ۲۶۸۔۲۶۹' مسند احمد جلد ۲ ص ۳۷۲' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۱ ص ۹۷' مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۱۸۶' صحیح ابن خزیمہ جلد ۱ ص ۳۷' الترغیب والترھیب جلد ۱ ص ۱۳۳' شرح السنۃ جلد ۱ ص ۲۸۷۔ ۳۹ ابن ماجہ ص ۲۸۔ ۴۰ مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۱۶۷' الترغیب والترھیب جلد ۱ ص ۱۳۴۔۱۳۳' ابوداؤد جلد ۱ ص ۵' ابن ماجہ ص ۲۸' مسند احمد جلد ۱ ص ۲۹۹۔

کے مقام پر (۲) سڑک پر اور (۳) سایہ کی جگہ میں پاخانہ (اور پیشاب) کرنے سے"۔

دو آدمی ایک دوسرے کے سامنے ستر نہ کھولیں:

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَإِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ ؀[۱] "دو شخص اکٹھے قضائے حاجت کے لئے نہ جائیں کہ ایک دوسرے کے سامنے اپنی شرمگاہیں کھولیں اور آپس میں باتیں کریں کیونکہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہ الکریم) اس سے ناراض ہوتا ہے"۔

بڑھاپے اور سردی میں کیا کرے؟

بڑھاپے اور سردی میں یا ایسی بیماری میں کہ انسان بیت الخلاء نہ جا سکتا ہو۔ ایسی صورت میں چارپائی کے قریب پیشاب کے لئے برتن رکھنا جائز ہے۔ لوگوں کے جائز رکھنے کے لئے حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے نمونہ کے طور پر ایسے کیا تاکہ لوگوں کے لئے آسانی ہو جائے۔

حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:- كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَدَحٌ مِنْ عِيدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ يَبُوْلُ فِيْهِ بِاللَّيْلِ ؀[۲] "نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے پاس لکڑی کا پیالہ تھا جو آپ ﷺ کے تختِ مبارک کے نیچے رکھا رہتا۔ جس میں رات کو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ بول مبارک کرتے"۔

دایاں اور بایاں ہاتھ:

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ

---

[۱] مشکوٰۃ ص ۴۲ حدیث نمبر ۳۵۶، ابوداؤد جلد ۱ ص ۴، مسند احمد جلد ۳ ص ۳۶، ابن ماجہ ص ۲۹، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۱۰۰، مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۱۷۵، صحیح ابن خزیمہ جلد ۱ ص ۳۹، شرح السنۃ جلد ۱ ص ۲۸۶، مرقاۃ جلد ۲ ص ۶۷۔ [۲] شرح السنۃ جلد ۱ ص ۲۹۱، مشکوٰۃ ص ۴۳ حدیث نمبر ۳۶۲، ابوداؤد جلد ۱ ص ۵، نسائی جلد ۱ ص ۱۴، مرقاۃ جلد ۲ ص ۷۱۔

وَ طَعَامِہٖ وَ کَانَتْ یَدُہُ الْیُسْرٰی بِخَلَائِہٖ وَمَا کَانَ مِنْ اَذًی ٥ ۴۳
''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا دایاں ہاتھ مبارک پاکیزگی اور کھانے کے لئے اور بایاں ہاتھ مبارک' اِستنجا اور مکروہ کام کے لئے''۔ یعنی دائیں ہاتھ مبارک سے وضوو غسل کرتے تھے' پہلے اِسی کو دھوتے نیز اِسی سے کھانا کھاتے اور پانی پیتے اور بائیں ہاتھ سے اِستنجا اور ہر وہ کام کرتے جس سے دِل کراہت محسوس کرے۔ صاحب مرقاۃ حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں۔ دینی کتابیں دائیں ہاتھ سے پکڑو اور جوتا بائیں ہاتھ سے۔

دائیں ہاتھ سے اِستنجا کرنے کی ممانعت:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے اُن سے کہا کہ تمہارے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے تمہیں ہر چیز سِکھا دی ہے یہاں تک کہ (بیت الخلاء میں جانا اور پیشاب و) پاخانہ کرنے کا طریقہ بھی سِکھا دیا ہے تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' ہاں! دُرست ہے۔ ہاں ہمیں قبلہ کی طرف منہ کرکے پیشاب اور پاخانہ کرنے سے منع فرمایا ہے اور اَنْ لَا نَسْتَنْجِیَ بِالْیَمِیْنِ ۴۴ ''(پانی سے اِستنجا کرتے وقت) دائیں ہاتھ سے اِستنجا کرنے سے منع فرمایا ہے''۔ ڈھیلے کی صورت میں صحیح طریقہ یہ ہے کہ ڈھیلہ دائیں ہاتھ میں لیں اور عضو کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر حرکت دیں۔

بائیں ہاتھ سے اِستنجا کرنا:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے۔ اِذَا بَالَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَمُسُّ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ وَلَا یَسْتَنْجِ بِیَمِیْنِہٖ ٥ ۴۵ ''جب تم میں سے کوئی

۴۳ مسند احمد جلد ۶ ص ۱۰۸' مشکوٰۃ ص ۴۲' ابوداؤد جلد ۱ ص ۶' نسائی حدیث نمبر ۴۴' مرقاۃ جلد ۲ ص ۶۰۔ ۴۴ مشکوٰۃ ص ۴۲' حدیث نمبر ۳۷۹' مرقاۃ جلد ۲ ص ۷۶۔ ۴۵ ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۱۲' مسند احمد جلد ۵ ص ۲۹۶' دارمی جلد ۲ ص ۱۲۰' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۴۰' مرقاۃ جلد ۲ ص ۵۴' بخاری حدیث نمبر ۱۵۳' مسلم حدیث نمبر ۶۳۔ ۲۶۷' ابوداؤد حدیث نمبر ۳۱۔

پیشاب کرے تو اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجا کرے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا اسْتَطَابَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَسْتَطِبْ بِیَمِیْنِهٖ لِیَسْتَنْجِ بِشِمَالِهٖ ۴۶ ''جب تم میں سے کوئی طہارت کرے تو دائیں ہاتھ سے نہ کرے بلکہ بائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔ (یعنی پاکی حاصل کرے)۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا واقعہ:

حضرت عقبہ بن صہبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا' مَا تَغَنَّیْتُ وَلَا تَمَنَّیْتُ وَلَا مَسِسْتُ ذَکَرِیْ بِیَمِیْنِیْ مُنْذُ بَایَعْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ۝ ۴۷ ''جب سے میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے نہ تو میں نے گانا گایا' نہ جھوٹ بولا اور نہ ہی اپنا دایاں ہاتھ اپنی شرمگاہ کو لگایا''۔

جنات کی گزارش:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' جنات کا ایک وفد نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور گزارش کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْهَ اُمَّتَکَ اَنْ یَسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثَةٍ اَوْ حُمَمَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لَنَا فِیْهَا رِزْقًا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ ذٰلِکَ ۴۸ ''یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) اپنی اُمت کو منع فرمادیں کہ ہڈی' گوبر اور کوئلہ سے استنجا نہ کریں کیونکہ اس میں اللہ (عزوجل) نے ہماری روزی رکھی ہے۔

بعد ازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان چیزوں سے منع فرمایا''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ

---

۴۶ ابن ماجہ ص ۲۷۔ ۴۷ ابن ماجہ ص ۲۷۔ ۴۸ ترمذی جلد ۱ ص ۱۱' مشکوٰۃ ص ۴۴ حدیث نمبر ۳۷۵' مرقاۃ جلد ۲ ص ۲۹' ابوداؤد حدیث نمبر ۳۹' المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۰ ص ۹۵۔

ﷺ نے فرمایا: **لَا تَسْتَنْجُوا بِالرَّوْثِ وَ بِالْعِظَامِ فَاِنَّهَا زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ ٥** ۴۹ گوبر اور ہڈی سے اِستنجا نہ کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہے"۔

کوئلہ سے اِستنجا کرنے کی ممانعت:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے' فرماتے ہیں' جنوں کی ایک جماعت نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)' **اِنَّهُ اُمَّتَكَ اَنْ يَّسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثَةٍ اَوْ حُمَمَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ لَنَا فِيْهَا رِزْقًا قَالَ فَنَهَى النَّبِيُّ** ﷺ ۵۰ "اپنی اُمّت کو منع فرمائیں کہ وہ ہڈی' گوبر یا کوئلے سے اِستنجا نہ کرے کیونکہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدُہ الکریم) نے اِن میں ہماری روزی بنائی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو) منع فرمایا"۔

حضرت علامہ طیبی علیہ الرحمہ نے حضرت حاکم علیہ الرحمہ سے دلائل النبوت میں یہ روایت نقل کی ہے کہ جنات جس ہڈی پر سے گزرتے ہیں' اُس پر اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدُہ الکریم) پہلے ہی گوشت چڑھا دیتا ہے اور اُن کے مویشی گوبر کے پاس سے نہیں گزرتے مگر اُس میں اُس چیز کے دانے موجود ہوجاتے ہیں جس چارہ سے وہ گوبر بنا ہوتا ہے۔ اِسے حضرت امام ترمذی اور حضرت امام نسائی رحمہما اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔ ۵۱

ہڈی اور گوبر سے اِستنجا کرنے کی ممانعت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ اُعَلِّمُكُمْ فَاِذَا اَتَى اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا وَلَا يَسْتَطِبُ**

---

۴۹ مشکوٰۃ ص ۴۲ حدیث نمبر ۳۵۰' نسائی حدیث نمبر ۳۹' مرقاۃ جلد ۲ ص ۶۱' ترمذی جلد ۱ ص ۱۱۔

۵۰ ابوداؤد جلد ۱ ص ۷' مشکوٰۃ ص ۴۴ حدیث نمبر ۳۷۵' مرقاۃ جلد ۲ ص ۲۹' ابوداؤد حدیث نمبر ۳۹۔ ۵۱ اشعۃ اللمعات جلد ۱ ص ۵۸۶۔

بِیَمِیْنِہٖ وَکَانَ یَاْمُرُ بِثَلَاثَۃِ اَحْجَارٍ وَیَنْھٰی عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّہِ ۵۲
''میں تمہارے واسطے مثلِ والد ہوں، تمہیں سکھاتا ہوں، جب تم میں سے کوئی پاخانے کو جائے تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ ہی پشت اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور آپ ﷺ (ڈھیلوں سے استنجا کرنے کی صورت میں) تین ڈھیلے لینے کا حکم فرماتے تھے جبکہ گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے کی ممانعت فرماتے''۔

''ہڈیاں جنات کی خوراک ہے اور گوبر اُن کے جانوروں کی غذا ہے۔ حدیث شریف میں ہے جب جنات ہڈی اُٹھاتے ہیں تو اُس پر گوشت پاتے ہیں اور جب اُن کے جانور گوبر میں منہ لگاتے ہیں تو اُس میں دانے پاتے ہیں جن سے وہ گوبر بنا''۔ ۵۳

میانی پر پانی چھڑکنا:

حضرت حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: **کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا بَالَ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَہٗ** ۵۴ ''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ جب پیشاب کرتے تو (بعد ازیں) وضو فرماتے اور میانی (رومالی) پر پانی چھڑک لیتے''۔

آپ ﷺ ایسا اس لئے کرتے تاکہ آپ ﷺ کے اُمتی بھی ایسا کرلیں اور وہ لوگ جنہیں شیطان یہ وسوسہ دیتا ہے کہ تمہارے پیشاب کے قطرات نکل گئے ہیں، اُن کو وسوسہ سے نجات حاصل ہو کہ جب انڈر ویئر یا رومالی یا شلوار اور پاجامہ کی آسن پہلے ہی گیلی ہوگی تو شیطان وسوسہ نہیں دے سکے گا کہ پیشاب کے قطرات نکل گئے ہیں۔ وسوسوں کو دفع کرنے کے لئے پانی چھڑکنا اکسیر ہے۔ بعض علماء ہر وضو کے بعد اس طرح پانی کے چھینٹے مارنے کو مستحب کہتے ہیں۔ ۵۵

---

۵۲ التوبہ: ۱۰۸، ابوداؤد جلد ۱ ص ۸، مشکوٰۃ ص ۴۲ حدیث نمبر ۳۴۷، مرقاۃ جلد ۲ ص ۵۹، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۱۳، نسائی حدیث نمبر ۴۰۔ ۵۳ مرآۃ جلد ۱ ص ۲۶۴۔ ۵۴ مشکوٰۃ ص ۴۳ حدیث نمبر ۳۶۱، مرقاۃ جلد ۲ ص ۷۰، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۶۶، نسائی حدیث نمبر ۱۳۴، ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۶۱، مسند احمد جلد ۳ ص ۴۱۰، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۵۸۷۔ ۵۵ مرآۃ جلد ۱ ص ۲۶۹۔

بیت الخلاء سے باہر نکلنے کا مسنون طریقہ اور دُعا:

جب قضائے حاجت سے فارغ ہو کر اِستنجا کرلیں تو سیدھا کھڑے ہونے سے پہلے کپڑوں کی حفاظت کرتے ہوئے ستر کو چھپالیں اور جلد بیت الخلاء سے باہر نکل آئیں۔ بلاوجہ بیت الخلاء میں نہیں ٹھہرنا چاہئے اور جب بیت الخلاء سے باہر نکلیں تو حدیث شریف کے مطابق عمل کریں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرما رہی تھیں کہ جب رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو دایاں قدم مبارک پہلے باہر نکالتے اور آپ ﷺ یہ دُعائیہ کلمہ پڑھتے:

غُفْرَانَکَ ۵۶

''(اے اللہ جلّ جلالک میں) تیری جناب سے تیری مغفرت چاہتا ہوں''۔

رفع حاجت کے بعد مغفرت مانگنے کی دو وجوہات ہیں ایک تو یہ کہ قضائے حاجت یا فراغت کا وقت اللہ عزوجل کے ذکر کے بغیر گزرا کیونکہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سوائے اِس حالت کے تمام حالات میں اللہ عزوجل کا ذکر کرتے تھے۔ دوسرے یہ کہ خیریت سے رفع حاجت ہو جانا، اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہ الکریم) کی بڑی نعمت ہے جس کے شکر سے زبان قاصر ہے۔ خیال رہے رفع حاجت کے بعد رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کا اِستغفار کرنا اُمت کی تعلیم کے لئے ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر نکلتے تو یہ دُعائیہ کلمات (بھی) پڑھتے:

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَ عَافَانِیْ ۵۷

---

۵۶ ابن ماجہ ص۲۶، مسند احمد جلد۶ ص۱۵۵، شرح السنۃ جلد۱ ص۲۸۵، ترمذی جلد۱ ص۷، مستدرک حاکم جلد۱ حدیث۱۵۸، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۱ ص۲۲۷۔ ۵۷ ابن ماجہ ص۲۶، مشکوٰۃ ص۴۴ حدیث نمبر۳۷۴، مرقاۃ جلد۲ ص۷۹۔

''تمام تعریفیں اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) کے لئے ہیں جس نے مجھ سے اَذیت دُور فرمائی اور مجھے عافیت عطا فرمائی''۔
(اَیسی سب دُعائیں اُمّت کی تعلیم کے لیے ہیں)۔

نرم جگہ پیشاب کرنا:

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک دن میں نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب (مبارک) کا اِرادہ فرمایا تو دیوار کی جڑ میں نرم زمین پر تشریف لے گئے پھر پیشاب (مبارک) کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّبُوْلَ فَلْیَرْتَدْ لِبَوْلِہٖ** ۵۸ ''جب تم میں سے کوئی پیشاب کرنا چاہے تو پیشاب کے لئے نرم جگہ ڈھونڈے''۔

کھیت اور کھلے میدان میں جب کسی آڑ میں بیٹھ کر پیشاب کریں تو جس جگہ بیٹھیں زمین کا وہ حصّہ نرم ہونا چاہئے یا گہرا ہونا چاہئے تاکہ پیشاب کے چھینٹے اُڑ کر جسم اور کپڑوں پر نہ پڑیں۔ اگر جگہ نرم نہ ہو تو کرید کر نرم کر لینی چاہئے۔ گھروں میں بھی اَیسا اِہتمام کر لینا چاہیے جس سے پیشاب کے چھینٹوں سے بچا جائے۔

تین لعنتی چیزوں سے بچو:

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَۃَ الْبَرَازَ فِی الْمَوَارِدِ وَ قَارِعَۃِ الطَّرِیْقِ وَالظِّلِّ** ۵۹ تین ''لعنتی چیزوں سے بچو (۱) گھاٹوں (۲) درمیانی راستہ اور (۳) سایہ میں پاخانہ کرنے سے''۔

---

۵۸ مرآۃ جلد۱ ص۲۶۲' ابوداؤد جلد۱ ص۳' مسند احمد جلد۴ ص۳۹۶' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۱ ص۹۴' شرح السنۃ جلد۱ ص۲۸۳' مشکوٰۃ ص۴۲' حدیث نمبر۳۴۵' مرقاۃ جلد۲ ص۵۸۔ ۵۹ ابوداؤد جلد۱ ص۵' مشکوٰۃ ص۴۳ حدیث نمبر۳۵۵' مرآۃ جلد۱ ص۲۶۷' مسند احمد جلد۱ ص۲۹۹' مستدرک حاکم جلد۱ ص۱۶۷' الترغیب والترہیب جلد۱ ص۱۳۲۔۱۳۳' تلخیص الحبیر جلد۱ ص۱۰۵' مرقاۃ جلد۲ ص۶۶' ابن ماجہ حدیث نمبر۳۲۸۔

WWW.SEEDHARASTAH.COM

شیطان کی شرارتوں سے بچنا چاہئے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

(۱) جو سرمہ لگائے، وہ طاق بار لگائے، ایسا کرے تو اچھا ہے نہ کرے تو گناہ نہیں۔

(۲) جو اِستنجا کرے تو طاق (ڈھیلوں) سے کرے، جو ایسا کرے تو اچھا اور نہ کرے تو گناہ نہیں۔

(۳) اور جو (کھانا) کھائے تو جو (چیز ریزہ، پرزہ) خلال سے نکالے وہ تھوک دے اور جو زبان سے نکالے وہ نگل لے، جو ایسا کرے تو اچھا ہے جو نہ کرے تو گناہ نہیں۔ اور

(۴) جو قضائے حاجت کے لئے جائے تو آڑ کرے اگر نہ پائے تو بجز اس کے کہ ریت (یا مٹی کا) ڈھیر جمع کرے تو اُس ڈھیر کی طرف پیٹھ کرے: کیونکہ تو جو یہ کرے اچھا ہے جو نہ کرے تو گناہ نہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِيْ اٰدَمَ [۲۰] ''شیطان لوگوں کے پاخانہ کی جگہ سے کھیلتا ہے''۔ (شیطان کے کھیلنے سے مراد یہ کہ لوگوں کو ننگا دیکھ کر ہنستا ہے اور وسوسے ڈالتا ہے)

(یعنی جہاں دُور جنگل میں کوئی اِنسان نہ دیکھتا ہو تو حرج نہیں۔ بہر حال لوگوں کے سامنے آڑ کرنا فرض ہے) تنہائی میں بھی آڑ مستحب ہے کیونکہ پردہ حیاء کا ایک شعبہ ہے۔ اِسی لئے تنہائی میں بھی ننگا نہیں رہنا چاہئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہٗ الکریم سے بھی شرم چاہئے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ! اِسلام کی، کیسی نفیس تعلیم ہے۔

گوبر پلید ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے اور مجھے تین ڈھیلے

---

[۲۰] دارمی جلد۱ص۱۷۰، مشکوٰۃ ص ۴۳ حدیث نمبر۳۵۲، مرقاۃ جلد۲ص۶۳، مسند احمد جلد۲ ص۳۷۱، ابن ماجہ ص۲۹ حدیث نمبر۳۳۸_۲۴۹۶، ابو داؤد جلد۱ص۶، شرح السنۃ جلد۶ص۲۲۸ حدیث نمبر۳۰۹۷، کنز العمال حدیث نمبر۲۱۶۴۱۔

لانے کا حکم فرمایا، میں نے دو ڈھیلے تلاش کر لئے اور تیسرا ڈھونڈا مگر اُسے حاصل نہ کر سکا تو میں گوبر ہی پکڑ کر آپ ﷺ کے پاس لے آیا۔ آپ ﷺ نے دونوں ڈھیلے تو پکڑ لئے اور گوبر پھینک دیا اور فرمایا: **ھٰذَا رِكْسٌ** ''یہ پلید ہے''۔ ۶۱

مسئلہ تین ڈھیلوں کا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں اس بات کی دلیل ہے کہ تین ڈھیلوں کی تعداد فرض نہیں کیونکہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دو ڈھیلے لے کر آئے تو آپ ﷺ نے دونوں ہی پکڑ لئے۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ دو ڈھیلوں سے بھی اِستنجا ہو سکتا ہے۔ اگر تین ڈھیلے ضروری ہوتے تو دو پر اکتفا نہ کیا جاتا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو تیسرا ڈھیلا تلاش کرنے کا حکم دیا جاتا۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **اِذَا ذَھَبَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْغَآئِطِ فَلْیَذْھَبْ مَعَهٗ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ یَتَطَیَّبُ بِھِنَّ فَاِنَّھَا تَجْزِیْ عَنْهُ** ۶۲ ''جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لئے جائے تو اپنے ساتھ تین پتھر (ڈھیلے) لے جائے جن سے اِستنجا کرے یہ اُسے کافی ہوں گے''۔

مسئلہ: کھیتوں میں لوگوں کی اکثریت ڈھیلے ہی اِستعمال کرتی ہے بعد ازیں لوگ پانی سے بھی اِستنجا کر لیتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ** ۶۳ ''جو شخص ڈھیلوں سے اِستنجا کرے تو ڈھیلے طاق لے جس نے ایسا کیا اچھا کیا اور جس نے نہ کیا تو حرج نہیں''۔

---

۶۱ بخاری جلد ۱ ص ۲۷، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۱ ص ۱۰۸، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۰ ص ۷۵-۷۴۔ ۶۲ ابوداؤد جلد ۱ ص ۷، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۱ ص ۱۰۳، نصب الرایہ جلد ۱ ص ۲۱۵، مشکوٰۃ ص ۴۲ حدیث نمبر ۳۴۹، تلخیص الحبیر جلد ۱ ص ۱۰۹، مرقاۃ جلد ۲ ص ۶۰۔ ۶۳ مشکوٰۃ ص ۴۳ حدیث نمبر ۳۵۲، مرقاۃ جلد ۲ ص ۶۳، ابوداؤد جلد ۱ ص ۶، ابن ماجہ ص ۲۹ حدیث نمبر ۳۳۸، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۲۲۸۔

الحاصل تین ڈھیلے کی حد معین نہیں کیونکہ اگر تین سے صفائی نہ ہو تو چوتھا ڈھیلہ اِستعمال کرنا ضروری ہے۔ حدیث شریف کا مقصد صفائی کرنا ہے اگرچہ ایک ڈھیلے کے تین کونوں سے صفائی ہو جائے یا دو ڈھیلوں سے صفائی ہو جائے' ہوسکتا ہے کہ حدیث شریف میں تین ڈھیلوں کا اِستعمال پسند کیا گیا ہو۔ اگرچہ کم سے صفائی ہو جائے۔ ڈھیلے ایسے ہونے چاہئیں جو نجاست چوس سکیں۔

کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: **نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ ... لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ الَّذِیْ لَا یَجْرِیْ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْهِ** [۶۴] "ہم آخر سابق ہیں (اور اِسی اسناد سے ہے) تم میں سے کوئی بھی کھڑے پانی میں جو جاری نہ ہو' پیشاب نہ کرے کہ پھر وہ اُس میں غسل کرے"۔

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: **عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ نَهٰی اَنْ یُّبَالَ فِی الْمَاءِ الرَّاکِدِ** [۶۵] "رسولِ کریم (رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم) نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے"۔

اِسی طرح حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے: **قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الرَّاکِدِ** [۶۶] **لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ النَّافِعِ** [۶۷] "رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے"۔

پیشاب کرنے والے کو سلام کرنا منع ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

---

۶۴ بخاری جلد۱ ص ۳۷' نصب الرایہ جلد۱ ص ۱۱۲' تلخیص الحبیر جلد۱ ص ۱۰۵' مسلم حدیث نمبر ۹۵۔ ۶۵ ابن ماجہ ص ۲۹' نسائی جلد۱ ص ۱۵۔ ۶۶'۶۷ ابن ماجہ ص ۲۹' نسائی جلد۱ ص ۱۵۔

مَرَّ رَجُلٌ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَھُوَ یَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ ۶۸ ''ایک آدمی نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے پاس سے گزرا اور آپ ﷺ پیشاب (مبارک) فرماتے تھے' اُس شخص نے آپ ﷺ کو سلام کہا مگر آپ ﷺ نے جواب نہ دیا''۔

حضرت ابوداؤد علیہ الرحمہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَیَمَّمَ ثُمَّ رَدَّ عَلَی الرَّجُلِ السَّلَامَ ۶۹ ''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے تیمّم فرمایا اور پھر اُس شخص کو سلام کا جواب دیا''۔

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے وُضو فرمایا اور اُن سے عذر پیش فرما کر فرمایا: اِنِّی کَرِھْتُ اَذْکُرَ اللّٰہَ تَعَالٰی ذِکْرَہٗ اِلَّا عَلٰی طُھْرٍ اَوْ قَالَ عَلٰی طَھَارَۃٍ ''مجھے بُرا معلوم ہوا کہ میں اللہ (تبارک و تعالیٰ) کا ذکر طہارت کے بغیر کروں''۔

مسئلے کی رو سے بغیر وُضو کے ذکرِ الٰہی کی رُخصت فرمائی ہے۔

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَذْکُرُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی کُلِّ اَحْیَانِہٖ ۷۰ ''رسولِ کریم (رؤف ورحیم ﷺ ہر حال میں) ہر وقت ذکرِ الٰہی فرماتے تھے''۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: اَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَھُوَ یَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا رَاَیْتَنِیْ مِثْلَ ھٰذَا الْحَالَۃِ فَلَا تُسَلِّمْ عَلَیَّ فَاِنَّکَ اِنْ فَعَلْتَ ذٰلِکَ لَمْ اَرُدُّ عَلَیْکَ ۷۱ ''ایک شخص نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے پاس سے گزرا تو اُس نے آپ ﷺ کو سلام کیا' جبکہ آپ ﷺ پیشاب (مبارک) فرماتے تھے' آپ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے ایسے حال میں دیکھو تو سلام نہ کرو اور اگر ایسے وقت میں تم سلام کرو تو میں جواب نہ دوں گا''۔

---

۶۸ ابن ماجہ ص ۳۰' ابوداؤد جلد اص ۴' شرح السنۃ جلد اص ۲۸۷' نسائی جلد اص ۱۵۔ ۶۹ ابوداؤد جلد اص ۴' ابن ماجہ ص ۳۰۔ ۷۰ ابوداؤد جلد اص ۴۔ ۷۱ ابن ماجہ ص ۳۰۔

رسول اللہ ﷺ کی بیزاری:

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مجھے فرمایا: **یَا رُوَیْفِعُ لَعَلَّ الْحَیَاۃَ سَتَطُوْلُ بِکَ بَعْدِیْ فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّ مَنْ عَقَدَ لِحْیَتَہٗ اَوْ تَقَلَّدَ وِتْرًا اَوِ اسْتَنْجٰی بِرَجِیْعِ دَابَّۃٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا مِنْہُ بَرِیْءٌ** [۲] "اے رویفع (رضی اللہ تعالیٰ عنک) شاید میرے بعد تیری زندگی لمبی ہوگی تو لوگوں کو خبر دے دینا کہ جو اپنی ڈاڑھی میں گرہ لگائے یا تانت باندھے یا کسی جانور کی پلیدی یا ہڈی سے اِستنجا کرے تو (حضورِ انور حضرت) محمد (مصطفیٰ ﷺ) اُس سے بیزار ہیں"۔

نوٹ: (۱) جہلائے عرب میدانِ جنگ میں بہادری دکھانے کے لئے ڈاڑھی میں گرہ لگاتے بعض کم فہم اور بے علم لوگ آج بھی اپنی مونچھوں اور ڈاڑھیوں میں بلکہ سر کے بالوں کو گرہ لگاتے ہیں۔ بعض عرب جس کی ایک بیوی ہوتی وہ اپنی ڈاڑھی میں ایک گرہ لگاتا اور جس کی دو بیویاں ہوتیں وہ دو گرہیں لگاتا، مگر اِس سے منع فرمایا گیا ہے۔ کیونکہ ڈاڑھی میں کنگھی کرنا سُنّت ہے اور غسل واجب کے وقت ایک ایک بال دھونا فرض ہے۔ جب بالوں کی لٹیں بنائی جائیں گی اور اُن میں گردوغبار جم جائے گا تو غسل کرنے میں پاکیزگی حاصل نہیں ہوسکتی۔ عورتوں کو بھی غسل کے وقت اِحتیاط کے طور پر اپنی چوٹی کی گرہیں کھولنے کا حکم ہے تاکہ کوئی بال سوکھا نہ رہ جائے۔

(۲) لوگ نظرِ بد سے بچنے کے لئے گھوڑوں اور بچوں کے گلے میں تانت یا بتوں کے نام کے دَھاگے باندھتے تھے۔ بتوں کے نام کے دھاگے باندھنا منع اور حرام ہے۔ البتہ آیاتِ قرآنیہ اور اَسمائے اِلٰہیہ کے تعویذ وغیرہ باندھنا جائز ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسا کرلیا کرتے تھے۔ اِس حدیث شریف میں ممانعت کا فرق واضح ہے۔ سمجھنے کے لئے جاننا چاہئے کہ گنگا کی تعظیم، گنگا کے پانی کی تعظیم اور

---

[۲] مشکوٰۃ ص۴۳ حدیث نمبر ۳۵۱، نسائی حدیث نمبر ۵۰۶۷، مرقاۃ جلد ۲ ص ۶۲، ابوداؤد جلد ۱ ص ۷، شرح السنۃ جلد ۵ ص ۵۲۱، مسند احمد جلد ۴ ص ۱۰۸-۱۰۹۔

تعظیماً دریائے گنگا کا پانی پینا کفر ہے جبکہ آبِ زم زم کی تعظیم ایمان کا رکن ہے۔
آبِ زم زم تعظیماً کھڑے ہو کر پینا چاہئے کہ یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قدموں کا فیضان ہے اور بحکم سرکارِ کائنات ﷺ اِس میں شفا ہے۔

ہڈی سے اِستنجا نہ کرنے کی وجوہات:

باہر دیہاتوں میں یا کھلے میدانوں اور کھیتوں میں قضائے حاجت کے بعد ہڈی سے اِستنجا نہ کرنے کی وجوہات اور اِحتمالات:

۱۔ سرکارِ کائنات ﷺ نے ہڈی سے اِستنجا کرنے سے اِس لئے روکا کہ وہ سخت اور صاف ہوتی ہے، اِس سے صفائی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی تری کو خشک کر سکتی ہے۔

۲۔ ہڈی پر بعض اَوقات چربی باقی رہ جاتی ہے جس کی وجہ سے صفائی نہیں ہو سکتی۔

۳۔ ہڈی جنوں کی خوراک ہے جیسا کہ روایات میں واضح طور پر اِس کا ذکر موجود ہے۔

آپ ﷺ نے اِستنجا کرنے کے لئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا اِستنجا کے لئے **لَا تَاْتِنِیْ بِعَظْمٍ وَّلَا رَوْثٍ** [۳] "میرے لئے ہڈی اور گوبر نہ لانا" گوبر نہ لانے کی وجہ یہ ہے کہ وہ خود پلید ہوتا ہے وہ نجاست اور زیادہ کرے گا نیز وہ جنوں کے جانوروں کی خوراک ہے جیسا کہ روایات بیان ہوئی ہیں۔

بزرگوں کے لئے طہارت کے واسطے پانی رکھنا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، **اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وُضُوْءً قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا؟ فَاُخْبِرَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِی الدِّیْنِ** [۴] "نبی پاک ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوئے تو میں نے آپ ﷺ کے لئے پانی رکھ دیا، آپ ﷺ نے (باہر آ کر) فرمایا، یہ پانی کس نے رکھا ہے؟ آپ ﷺ کو خبر دی گئی (کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پانی رکھا ہے) تو آپ ﷺ نے دُعا فرمائی۔" اے اللہ (جل

---

[۳] بخاری جلد ۱ ص ۲۷، تفہیم البخاری جلد ۱ ص ۳۹۸۔ [۴] بخاری جلد ۱ ص ۲۶، تفہیم البخاری جلد ۱ ص ۳۸۲۔

جلالک)! اِسے (یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو دین کی سمجھ عطا فرما"۔

اِس عمل سے یہ مسئلہ اَخذ ہوتا ہے کہ بزرگوں کی خدمت کرنا عظیم اِنعام اِلٰہی ہے اور بزرگوں کے اِستنجا وطہارت کا اِنتظام کرنا' ذہین اور بااَدب ہونے کی دلیل ہے۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عمل کو قبول فرماتے ہوئے اُن کے حق میں دُعائے خیر فرمائی۔ والدین' پیرومرشد اور اَساتذہ کرام کے لئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمت بجالانا' سُنّت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اَدائیگی میں آئے گا اور عملی طور پر اِسے تعظیم' اَدب اور مستحب سمجھا جائے گا۔ بزرگانِ دین اور والدین کو اپنے فرمانبردار بچوں کے لئے اَچھی اَچھی دُعائیں کرنی چاہئیں جیسے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے دُعا فرمائی۔ آپ ﷺ کی دُعا کی برکت سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بہت بڑے فقیہہ ہوئے۔ ایک روایت میں ہے' آپ ﷺ نے بارگاہِ رب ذوالجلال والاکرام میں گزارش کی کہ اے اللہ جلّ جلالک اِسے قرآنِ مجید کا علم عطا فرما۔ ۵؎ نتیجتاً حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رئیس المفسرین ہوئے۔

تفسیر اِتقان میں ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اگر میرے اُونٹ کی رسی گم ہوجائے تو میں اُسے اللہ تبارک وتعالیٰ علیم وخبیر کی کتاب میں دیکھ لیتا ہوں کہ وہ کہاں پڑی ہوئی ہے"۔ ۶؎

مسئلہ: محولہ بالا حدیث پاک سے یہ مسئلہ بھی اَخذ ہوتا ہے کہ پانی سے اِستنجا کرنا بالکل دُرست ہے اور اگر ڈھیلے اِستعمال کرنے کے بعد پانی اِستعمال کیا جائے تو بہت فضیلت والا عمل ہے۔ یہی جمہور کا مسلک ہے۔ اگر اِن میں سے ایک پر اِکتفا کرلیا جائے تو بھی جائز ہے اگر صرف پانی پر اِکتفا کریں تب بھی جائز ہے۔ کیونکہ پانی سے خوب طہارت اور نظافت حاصل ہوجاتی ہے۔ اگر کوئی شخص صرف ڈھیلے اِستعمال کرنے کے بعد وضو کرکے نماز پڑھ لے تو نماز پڑھنا جائز ہے کیونکہ

۵؎ تفہیم البخاری جلد ا ص ۳۸۲۔ ۶؎ تفہیم البخاری جلد ا ص ۳۸۲۔

ڈھیلوں کے استعمال سے بھی طہارت حاصل ہو جاتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: **كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ اَجِيءُ اَنَا وَ غُلَامٌ مَّعَنَا اَدَاوَةٌ مِّنْ مَّآءٍ يَعْنِي يَسْتَنْجِيْهِ** ے؎ "نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو میں اور میرے ساتھ ایک لڑکا پانی کا مشکیزہ لے کر آتے جس سے آپ ﷺ اِستنجا فرماتے"۔

اِستنجا کرنے کے بعد صابن سے ہاتھ دھونا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں جب رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو میں آپ ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں چھاگل یا پیالہ میں پانی پیش کرتا۔ آپ ﷺ اِستنجا فرماتے: **ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِاِنَآءٍ اٰخَرَ فَتَوَضَّأَ** ۸؎ "پھر آپ ﷺ اپنا (نورانی) ہاتھ (مبارک) زمین پر رگڑتے پھر میں دوسرا (پانی کا) برتن لاتا تو وضو فرماتے"۔

مسئلہ: اِس سے معلوم ہوا کہ بزرگ چھوٹوں اور بچوں سے، شیخ مرید سے، باپ بیٹے سے خدمت لے سکتے ہیں۔

مسئلہ: آپ ﷺ کے اِس عملِ مبارک سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اِستنجا کرنے کے بعد کوئی چیز اپنے ہاتھ پر مل کر ہاتھ دھونے چاہئیں چاہے وہ صابن ہو یا مٹی ہو یا کوئی اور چیز۔ بہر حال قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ دھونا سُنت ہے۔ آپ ﷺ کا عمل مبارک اُمت کی تعلیم کے لئے ہے۔

ے؎ بخاری جلد۱ص۲۷، تفہیم البخاری جلد۱ص۲۹۲، شرح السنۃ جلد۱ص۲۹۱ (باختلاف الفاظ)، مشکوٰۃ حدیث نمبر۳۴۲، مسلم حدیث نمبر۲۷۰، نسائی حدیث نمبر۴۵، مسند احمد جلد۳ص۱۷۱، مرقاۃ جلد۲ص۵۶۔ ۸؎ ابوداؤد جلد۱ص۸، مشکوٰۃ ص۴۳ حدیث نمبر۳۶۰، شرح السنۃ جلد۱ص۲۹۶، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۱ص۱۰۶۔۱۰۷، ابن ماجہ ص۳۰، نسائی حدیث نمبر ۵۰، مرقاۃ جلد۲ص۷۰۔

مسئلہ: جس برتن میں پانی لے کر اِستنجا کیا تھا معلوم ہوتا ہے وہ حجم میں چھوٹا ہوگا' اِس لئے دوسرے برتن میں پانی لا کر وُضو کرنے کے لئے پیش کیا وگرنہ جس برتن یا لوٹے سے طہارت اِختیار کی جاتی ہے اُس میں بچے ہوئے پانی سے وُضو کیا جا سکتا ہے۔

مسئلہ: اِستنجا کے بعد اگر کوئی عذر نہ ہو تو وُضو کر لینا چاہئے یہ بھی رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا عملِ مبارک ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیارے لوگ:

حضرت ابو ایوب' حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے فرماتے ہیں' جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی: **فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ** (التوبۃ:) ''اِس (مسجدِ قبا) میں اَیسے لوگ ہیں جو خوب پاک ہونا پسند کرتے ہیں اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) ستھروں کو پسند فرماتا ہے۔ (جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی) تو آپ ﷺ نے (بطورِ حکمت) پوچھا (تاکہ دوسرے اُمتیوں کو معلوم ہو جائے) **يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَثْنَى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ فَمَا طُهُورُكُمْ** ''اے گروہِ انصار رضی اللہ عنہم اللہ (عزوجل) نے تمہاری تعریف کی ہے' تمہاری طہارت کیسی طہارت ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا کہ **نَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ فَقَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوهُ** ۹؎ ''ہم نماز کے لئے وُضو کرتے ہیں' جنابت کے لئے غسل کرتے ہیں اور پانی سے اِستنجا کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہی پاکی ہے اِسے لازم کرلو''۔ (وہ لوگ ڈھیلوں کے اِستعمال کے بعد پانی سے بھی اِستنجا کر لیتے تھے۔ دوسرے لوگ صرف ڈھیلوں پر اِکتفا کرتے تھے)۔

۹؎ ابن ماجہ ص ۳۰ حدیث نمبر ۳۵۵' مشکوٰۃ ص ۴۴ حدیث نمبر ۳۶۹' ابوداؤد جلد ۱ ص ۸' دار قطنی جلد ۱ ص ۶۲' مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۱۵۵' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۱۰۵' مرقاۃ جلد ۲ ص ۷۵۔

مسائل اور احکام

☆ پیشاب پاخانہ کے وقت قبلہ شریف کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا حرام ہے۔

☆ پاخانہ کے بعد ڈھیلوں سے اِستنجا کرنا اور طاق ڈھیلے لینا سُنّت ہے۔

☆ آپ ﷺ پانی سے بھی اِستنجا فرماتے۔

☆ راستے میں (جہاں لوگوں کی گذرگاہ ہو) اور سایہ دار درخت کے نیچے (جہاں لوگ گرمی یا دھوپ کے وقت بیٹھتے' لیٹتے ہیں وہاں) پیشاب پاخانہ کرنے سے اللہ تبارک وتعالیٰ ﷻ ناراض ہوتا ہے اور لوگ بھی بُرا جانتے ہیں۔

☆ اگر کسی نے اپنی دیوار یا مکان کی اَوٹ میں لکھا ہو کہ یہاں پیشاب کرنا منع ہے تو شرافت کا تقاضا ہے کہ اِنسان وہاں پیشاب نہ کرے۔

☆ لکڑی' مٹی کا ڈھیلہ' پتھر وغیرہ جو چیزیں ممنوع نہیں اُن سے اِستنجا کر سکتے ہیں۔

☆ کاغذ سے اِستنجا کرنا ممنوع ہے کیونکہ اِس پر اللہ تبارک وتعالیٰ ﷻ کا نام اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا نام اور آیاتِ قرآنیہ لکھی جاتی ہیں' لہٰذا محترم ہے۔

☆ ٹشو پیپر چونکہ ناقص کاغذ سے تیار ہوتا ہے اِس لئے اِستنجا کیلئے اِستعمال کیا جا سکتا ہے۔

☆ اِنسان' جنات اور جانوروں کی خوراک سے چھوٹا بڑا اِستنجا کرنا منع ہے۔ جیسا کہ روٹی کے سوکھے ٹکڑے' گھاس' بھوسہ' کوئلہ اور پتے وغیرہ کہ سب قابلِ حرمت ہیں۔

☆ ہر ایسی جگہ جہاں لوگ بیٹھتے ہوں یا آرام کرتے ہوں وہاں پاخانہ کرنا منع ہے۔ اِس سے اللہ تبارک وتعالیٰ ﷻ بھی ناراض ہوتا ہے اور لوگ بھی گالیاں دیتے ہیں۔

☆ مسجد کے غسل خانوں اور اِستنجا خانوں میں براز (پاخانہ) کرنا سخت جرم ہے۔ بندوں کو ستانے والا ربّ ذوالجلال والاکرام کے عذاب کا مستحق ہے۔

☆ پیشاب پاخانہ کرتے ہوئے باتیں کرنا حرام ہے۔ اِس سے ملائکہ کو تکلیف ہوتی ہے۔ اگر پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت چھینک آئے تو زبان سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہیں کہنا چاہئے۔ اگر کوئی سلام کرے تو جواب نہیں دینا چاہئے۔ غرضیکہ پیشاب پاخانہ اور بیوی سے صحبت کی حالت میں وقت بھی بات کرنا مطلقاً ممنوع ہے۔

☆ اِستنجا کرنے کے بعد مٹی سے ہاتھ مانجھ کر دھونا سُنّت ہے۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا یہ عمل بھی اُمّت کی تعلیم کے لئے تھا ورنہ آپ ﷺ کے فضلاتِ مبارکہ میں بدبو نہ تھی۔ اَب بھی یہ کام مٹی سے لیا جاسکتا ہے یا پاکیزہ صابن سے (سوائے لکس اور کیمی کے یہ یہودیوں کی مصنوعات میں سے ہے)۔

☆ جس لوٹے کے ساتھ اِستنجا کیا جاتا ہے یا طہارت کی جاتی ہے وہ لوٹا اور پانی پاک ہوتا ہے۔ اِس لوٹے اور پانی سے وُضو کرنا دُرست ہے۔

☆ سورج یا چاند کی طرف منہ نہ ہو‘ سایہ دار یا پھل دار درخت کے نیچے‘ کسی سوراخ میں‘ راستہ میں‘ قبرستان میں‘ کنویں میں یا حوض میں یا چشمہ کے کنارے یا پانی میں اگرچہ بہتا ہو‘ سایہ میں جہاں لوگ اُٹھتے بیٹھتے ہوں۔ مسجد یا عیدگاہ کے پہلو میں مسجد کے پاس‘ جس جگہ بے پردگی ہوتی ہو‘ پیشاب پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔

☆ جدھر سے تیز ہوا آتی ہو اُس طرف بھی منہ کر کے پیشاب نہیں کرنا چاہئے۔

☆ بچے کو پاخانہ یا پیشاب کرواتے ہوئے اُس کا منہ قبلہ شریف کی طرف نہیں کرنا چاہیے اَیسا کرنا مکروہ ہے۔ اَیسا کرنے والا خود گنہگار ہوگا نہ کہ بچہ۔

☆ پیشاب میں تھوکنا‘ کھنگارنا اور ناک صاف کر کے رینٹھ نہیں پھینکنا چاہئے۔

☆ شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہیں چھونا چاہئے۔ اگر بول و براز ایک ساتھ کئے ہوں تو پہلے پیشاب کے مقام کو اور پھر پاخانہ کی جگہ کو صاف کرے اگر ممکن ہو تو

ڈھیلے سے خشک کرے مگر صرف پانی سے ہی اِستنجا کرلینا یا طہارت اختیار کرنا بھی کافی ہے اور جائز ہے۔

☆ پاخانے کے مقام (مقعد) کو صاف کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ میں ڈھیلہ لے کر آگے سے پیچھے کی طرف خروجِ غلاظت کے مقام تک کھینچے پھر اِس ڈھیلے کو پھینک دے اور دوسرا ڈھیلہ لے اور اُسے پیچھے سے آگے کی طرف کھینچے پھر اُسے بھی پھینک دے' اَب تیسرا ڈھیلہ لے کر مقام خروج کے چاروں طرف کناروں پر ملے پھر اُس کو بھی پھینک دے اِس طرح ضروری طہارت حاصل ہو جائے گی۔ اگر تیسرے ڈھیلے سے پوری طرح طہارت نہ ہو سکے تو پھر پانچ ڈھیلے اِستعمال کرلیں۔ اِس سے بھی زیادہ سات ڈھیلے اِستعمال کرسکتے ہیں۔ لیکن مٹی کے ڈھیلے طاق اور پاک ہوں اور آپس میں ٹکرا کر جھاڑ لیں۔ طاق ڈھیلوں سے اِستنجا کرنا سُنّت ہے۔

☆ ایک ڈھیلے سے دوبارہ اِستنجا نہ کریں لیکن اگر اِس کی دوسری جانب صاف ہو تو دوسری بار اِس کو اِستعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆ دونوں راستوں (عضوِ مخصوص اور مقعد) سے ریح کے علاوہ اگر کوئی چیز برآمد ہو تو اُس صورت میں اِستنجا واجب ہو جاتا ہے جیسے پاخانہ پیشاب' کیڑے' پتھری' پیپ' لہو وغیرہ۔

☆ بیت الخلاء میں چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اونچی آواز سے نہیں کہنا چاہیے۔ دِل ہی دِل میں کہا جاسکتا ہے۔ بیت الخلاء کے باہر کسی چھینکنے والے نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تو جو شخص بیت الخلاء میں ہو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے والے کو جواب نہیں دینا چاہیے۔

☆ بیت الخلاء میں بولنا منع ہے۔

مجھے دینِ اِسلام سے پیار ہے

ضرر اور حاجت کے وقت کی نماز اور دُعا

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک نابینا صحابی رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)' اللہ (ﷻ) سے دُعا فرمایئے کہ وہ مجھے عافیت عطاء فرمائے (یعنی آنکھوں کی بینائی درست ہو جائے اور میں شفاء پاؤں) آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو میں تیرے لئے دُعا فرماؤں اور اگر تو صبر کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ اُس نے عرض کیا' آپ ﷺ دُعا فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے اُس کو حکم فرمایا کہ وضو کر اور اچھی طرح سے وضو کر اور اِن کلمات کے ساتھ دُعا کر۔ بعض روایات میں اُس کو فرمایا دو رکعت نماز ادا کر اور دُعا یوں کر:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡٓ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيۡٓ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّيۡ فِيۡ حَاجَتِيۡ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيۡ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ ۱؎

''اے اللہ (ﷻ) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی (حضرت) محمد (ﷺ) کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) میں آپ (ﷺ) ہی کے وسیلہ سے اپنے رب (کریم) کی بارگاہ میں اپنی حاجت کے بارے میں متوجہ ہوتا ہوں (اور دُعا کرتا ہوں) تاکہ وہ میرے لئے پوری ہو جائے یا اللہ (ﷻ) تو میرے بارے میں آپ (ﷺ) کی سفارش قبول فرما''۔

۱؎ ابن ماجہ عربی ص ۱۰۰' المعجم الصغیر للطبرانی ص ۱۰۲' مسند احمد جلد ۴ ص ۱۳۸ (۴ سندیں)' جامع صغیر جلد ۱ ص ۵۹' صحیح ابن خزیمہ جلد ۲ ص ۲۲۵۔۲۲۶' تحفۃ الذاکرین ص ۱۹۱' کتاب الاذکار نووی ص ۱۶۷' مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۳۱۳۔۵۱۹' خصائص کبری جلد ۲ ص ۲۰۱' اصابہ ابن حجر ص ۲۹۲' کنز العمال جلد ۱ ص ۱۹۳' روح المعانی جلد ۴ ص ۱۲۵۔۱۹۲' الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۴۷۲۔۲۰۱' انوار محمدیہ ص ۳۸۵' بہار شریعت جلد ۴ ص ۳۰۔